رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَہ



الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲ روپے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے عہ ۱۲

فہرست مضامین

ڈاکٹر ... احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی

از دفتر الحکم قادیان

نمبر ۹ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۱ ماہ محرم ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

تازہ الہامات و کشوف

۱۱ مارچ ۱۹۰۶ء

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلمان را مسلمان باز کردند

۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً

ترجمہ۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤنگا۔

(۲) وَ نَجْعَلُ لَکَ سُھُوْلَۃً فِیْ کُلِّ اَمْرٍ۔

ترجمہ۔ اور تمام امور میں تیرے واسطے ہم آسانی کر دینگے۔

(۳) اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔

ترجمہ۔ تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو کچھ چاہے۔

۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ (۱) مردوں کو جتنے چاہو ساتھ لے جاؤ۔ مگر عورتیں نہ جاویں۔

(۲) اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔

ترجمہ۔ تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا۔ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لئے۔ اور قربانی کر۔ تحقیق تیرا دشمن بے نسل ہے۔

(۳) اِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ

ترجمہ۔ اگر مشرکین میں سے کوئی تیری پناہ چاہے تو اسے پناہ دے۔

(۴) سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔

ترجمہ۔ انکے لئے برابر ہے کہ تو انہیں ڈرائے یا نہ ڈرائے۔ وہ نہیں ایمان لائیں گے۔

(۵) رؤیا۔ خواب میں دیکھا کہ میر ناصر نواب صاحب اپنے ہاتھ پر ایک درخت رکھکر لائے ہیں۔ جو پہلدار ہے اور جب مجھ کو دیا۔ تو وہ ایک بڑا درخت ہو گیا۔ جو بیدانہ توت کے درخت کے مشابہ تھا۔ اور نہایت سبز تھا۔ اور پہلوں اور پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور پہل اسکے نہایت شیریں تھے۔ اور عجیب تر یہ کہ پھول بھی شیریں تھے۔ مگر معمولی درختوں میں سے نہیں تھا۔ ایک ایسا درخت تھا کہ کبھی دنیا میں دیکھا نہیں گیا۔ میں اس درخت کے پھل اور پھول کھا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ میری دانست میں میر ناصر سے مراد خدا ہے جو ناصر ہے۔ کہ وہ ایک ایسی عجیب طور سے مدد کریگا۔ جو فوق العادت ہوگی۔

۱۴ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) اَنْتَ سَلْمَانُ مِنِّیْ یَا ذَا الْبَرَکَاتِ

ترجمہ۔ تو سلمان ہے اور مجھ سے ہے اے صاحب برکات۔

فرمایا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔ جو کہ آپ نے اصحاب میں سے ایک فارسی شخص سلمان کے کندھے پر ہاتھ رکھکر فرمایا تھا۔

نوٹ۔ پہلے حضرت کو الہام ہو چکا ہے (سلمان منا اھل البیت) ایڈیٹر۔

(۲) چمک دکھلاؤنگا۔ تم کو اس نشان کی پنج بار۔ (یعنی) زلزلہ کا نشان پانچ مرتبہ ظاہر ہوگا۔

(۳)
مقام او مبین از راہِ تحقیر
بدورانش رسولان ناز کردند

۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء (۱) خدا نکلنے کو ہے۔

(۲) اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ بُرُوْزِیْ (۳) وَعْدُ اللّٰہِ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُبَدَّلُ۔

ترجمہ۔ (۱) یعنی خدا ان پنج زلزلوں کے ذریعے اپنا چہرہ ظاہر کریگا اور اپنے وجود کو دکھلا دیگا۔

(۲) اور تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میں ہی ظاہر ہو گیا یعنے تیرا ظہور میرا ظہور ہوگا۔

(۳) یہ خدا کا وعدہ ہے کہ پنج زلزلوں کے ساتھ خدا اپنے تئیں ظاہر کریگا۔ اور خدا کا وعدہ نہیں ٹلیگا اور وہ ضرور ہو کر رہے گا۔

چشمہ مسیحی

یہ حضرت اقدس کی تازہ تصنیف لطیف ہے جسکا کچھ حصہ الحکم کی اس اشاعت میں چھاپا گیا ہے۔ اس کتاب میں ینابیع الاسلام نام عیسائیوں کی ایک نا معقول کتاب کا جواب دیا گیا ہے اور نجات کی حقیقت پر لطیف بحث کی ہے جس سے اسلام کی حقیقت اور فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ اس کتاب کی تہوڑی جلدیں باقی ہیں ۳ر قیمت پر میر مہدی حسین محافظ کتب خانہ حضرت اقدس سے ملے گی۔ احباب جلد منگوا کر اور متعدد جلدیں منگوا کر تقسیم کریں۔

قبول اسلام

ہفتہ رواں کے عجیب واقعات میں سے خاندان بگا کے دوسرے چشم و چراغ سردار اقبال سنگھ برادر سردار فضل حق صاحب کا قبول اسلام ہے۔ سردار اقبال سنگھ جو ایک نوجوان بالغ ہے اپنی رضا و رغبت سے پولیس میں اطلاع دیکر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ محمد اقبال نام رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب کرے۔ آمین۔

تجلیات الٰہیہ

یہ دوسرا مختصر سا پمفلٹ ہے جو مطبع میں چھپنے کیلئے چلا گیا۔ حضرت اقدس نے لکھا ہے حضور کا منشاء ہے۔ کہ کئی ہزار تقسیم ہو۔ احباب توجہ کریں۔

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت اقدس علیہ السلام اور آپکے اہل بیت اور متعلقین بحمد اللہ صحت و عافیت سے ہیں۔

(۲) اس ہفتہ حاجی ریاض الدین احمد بریلوی دار الامان آئے۔ اور مولوی الٰہی بخش گجراتی حج بیت اللہ اور بلاد اسلامیہ کی سیاحت سے واپس ہوتے ہوئے قادیان آئے۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب دہلی سے تین ماہ کی رخصت لیکر سعادت اندوز ہوئے۔ ضلع جہلم۔ گجرات۔ اور دوسرے مقامات سے اکثر احباب حاضر ہوئے۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

درخواست دعا:۔ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان اور بعض دیگر سکولوں اور کالجوں سے احمدی نوجوان انٹرنس اور ایف۔ اے کے امتحانوں میں شریک ہونے والوں کے لئے کامیابی کی دعا کی یاد دہانی ہے۔

الحکم کی ماہوار رپورٹ

الحکم کی جنوری کی رپورٹ شائع ہو چکی ہے فرد رپورٹ درج کرنیسے پہلے اتنا کہنا ضروری ہے ہر خریدار الحکم خصوصاً صاحبان اہل ثروت اور رؤسا اپنا فرض سمجھہ لیں کہ الحکم کے لئے ضروری خرید بہم پہنچاتے ہیں تو ناممکن ہے کہ انہیں اس مقصد کامیابی نہو - یہہ امر نہایت تعجب اور افسوس کا ہو دس سال سے خدمت کرنے والے قومی اور دینی اخبار کی اشاعت دو ہزار تک بہی نہ پہونچے - اگر ہر شخص قائم اٹھا سکے تو کوئی بڑی بات نہیں ایک ہزار غیر احمدیوں میں اشاعت الحکم کے لئے جو اپیل کی تہی - اسکا بہی کافی اثر ابہی نہیں - میں پہر لکہوں گا - سر دست ماہوار رپورٹ درج کرتا ہوں -

مندرجہ ذیل احباب نے جدید خریدار بہم پہونچائے (۱) ڈاکٹر غلام غوث صاحب ایک خریدار (۲) چوہدری غلام احمد صاحب کریام ۲ خریدار (۳) چودہری غلام محمد صاحب بی - اے انسپکٹر ڈاکخانہ نجات ایک خریدار (۴) بابو برکت علی صاحب کلرک ۲ خریدار (۵) حکیم عبدالغنی صاحب بہلول پور ایک خریدار (۶) منشی نائم علی صاحب مدرس ایک خریدار اپنی جیب خاص سے (۷) شیخ غلام حسین صاحب ایک خریدار (۸) سید سعید الدین صاحب ... ایک خریدار (۹) ... دانو ایک خریدار (پہلے دس خریدار دے چکے ہیں) (۱۰) منشی محمد صدیق صاحب پٹواری ایک خریدار - انکے علاوہ ۱۸ خریدار اپنی درخواست پر حلقہ سرپرستان الحکم میں شامل ہوئے - فروری کے آخر خریدار کا نمبر ۱۷۶۵ ہے - امید کیجاتی ہے کہ سرپرستان الحکم اپنے قومی اخبار کی ترقی کی فکر کریں گے اور مارچ کی رپورٹ خاطر خواہ ہوگی - انشاء اللہ العزیز -

ریویو اور وطن

ریویو آف ریلیجنز کو ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے مخصوص رسالہ قرار دینے کے متعلق جو خط و کتابت مولوی انشاء اللہ خان اور مدیران رسالہ میں ہوئی اس میں وہ خطوط درج ہو چکے ہیں جو مولوی محمد علی صاحب یا خواجہ کمال الدین صاحب نے لکھے تہے - مولوی انشاء اللہ خان کے خطوط کا خلاصہ ہر چند درج کر دیا گیا تہا مگر ان کی خواہش ہے کہ اصل خطوط درج کر دیئے جاویں جنکو میں ذیل میں درج کر دیتا ہوں - احمدی قوم کے اندر رسالہ کے جدید انتظام کی تجویز کے متعلق جسقدر جوش اور حرکت پیدا ہوئی وہ ایک مبارک فال ہے اور قوم کی بیداری اور زندگی پر دلالت کرتا ہے - اکثر احباب نے رسالہ کی اشاعت میں معقول حصہ لیا ہے یہہ رپورٹیں اگلی اشاعت میں انشاء اللہ دونگا - قوم ہرگز پسند نہیں کرتی کہ رسالہ کی موجودہ حالت میں سر مو بہی ترمیم ہو اور وہ بڑی خوشی کے ساتھہ اس کار خیر میں ہر ممکن مدد دینے کو آمادہ ہے - غالباً یہہ سنکر وہ خوش ہوگی کہ رسالہ کے انتظام و ترتیب میں کوئی فرق نہ اب تک آیا ہے نہ آئندہ آئیگا - مولوی انشاء اللہ خانصاحب نے اپنا چندہ بند کر دیا ہے - اب احمدی قوم کا فرض ہوگا کہ وہ پہلے سے کئی چند زیادہ سعی کریگی اور دکہا دیگی کہ دینی ایلی قوم ہی جو دل میں اشاعت اسلام کے لئے خالص جوش رکہتی ہو - مولوی محمد علی صاحب ایڈیٹر رسالہ تو ایک لحظہ کے لئے بہی ایسی تجویزوں کو منظور کرنے پر آمادہ نہ تہے - مگر حمایت اسلام حمیت اسلام کا خیال کسی پہلو کو چہوڑنے کی اجازت نہ دے سکتا تہا - جو ... پیدا ہو سکتا ہو - مگر جب اعتقادی امور کا سوال پیدا ہوا تو انہوں نے کہول کر بتا دیا کہ ہم کیا کر سکتے ہیں - بہر حال وہ سوال طے ہو گیا - اور رسالہ اسی صورت اور نہج پر جاری رہیگا جو اسکی ہے اور قوم چاہتی ہے - اب میں وہ خطوط درج کرتا ہوں

(۱) مکرمی - سلام مسنون - بوجہ علالت تاخیر جواب معاف فرمایئے - اب اجرت پہلے سے ہی بہت بڑھ گئی ہے - چونکہ اسوقت وطن کی اشاعت بفضلہ پانچہزار ہے - چوتہائی کالم کی اجرت ریڈنگ میٹر میں ایک سہ ماہی کے لئے ۵۲ سے کم نہیں ہے سکتا - اگر آپ انگریزی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو مرزا صاحب کی مشن سے بالکل جدا کر دیں اور صرف اسلام کی خوبیوں اور اسلامی عقائد کی وضاحت وغیرہ جنرل ٹاپکس تک قلم کو محدود رکہیں تو میں ممالک غیر خاصکر جاپان و امریکہ میں اوسکی مفت اشاعت کیلئے فنڈ میں دس روپیہ ماہوار اپنے پاس سے دینے کو تیار ہوں - اور وطن کے ذریعہ بہی اسکی خدمت کرنا فرض سمجہونگا - اور آپ اپنی خاص مشن کے متعلق جو چاہیں لکہیں اوس سے مجھے کچھہ تعرض نہیں -

والسلام مخلص بندہ انشاء اللہ خان

(۲) مکرمی - سلام مسنون - سہ ماہی غلطی سے لکھا گیا - چہارم کالم کی ریڈنگ میٹر میں ششماہی اجرت ہے اور ساتویں حصہ کالم کی اجرت ششماہی ۳۰ منظور کرتا ہوں - والسلام -

خدا کرے دوسرے امر کی نسبت جواب حسب مراد ہو - بخدمت جناب مرزا صاحب قبلہ میری طرف سے مودبانہ عرض کر دیجے - کہ اسلام اور مسلمان پہلے ہی کچھہ کم پراگندہ و کمزور نہیں ہو رہے - خدارا فرقہ بندی کا خیال چہوڑ دیں اور ہر احمدی کو پیار و محبت سے غیر احمدیوں کے دلوں کو مسخر کرنیکی تاکیدی ہدایت فرمائیں - جو غصہ و شدت غیر مسلموں پر ظاہر ہونی چاہیئے تہی - وہ احمدی بہائی بعض احمدیوں پر نکالی ہے ہیں - اور اس ایک کمزوری نے قوم کے ایک ایسے حصہ کو جو بلحاظ ذہنی قابلیت اور وجاہت قوم کا بہت کچھہ سنوار سکتا - اور اغیار کے حملوں کی مدافعت کر سکتا تہا خود اسلام کی ہی بیخکنی میں لگا دیا ہے - میں جب کبہی کسی احمدی بہائی کی گفتگو تحریر اور سلوک کو دیکہتا ہوں تو مسلمانوں کو ہی انکا آماجگاہ پاتا ہوں - اور اوسوقت کلیجہ شق ہو جاتا ہے ہمیں رحماء بینہم اشداء علے الکفار کی شان کا مظہر ہونا چاہیئے - رحم و شفقت کا انداز اختیار فرمائے - دیکھیئے جو خاص اعتقادات و دعاوی کے قابل نہوں - وہ بہی مرزا صاحب کو کم از کم ادب کی نگاہ سے دیکہنا شروع کر دینگے اور ہماری مجموعی قوت اسلامی خدمات میں صرف ہونے لگیں گی - اور موجودہ رنجیدہ کج بحثیوں اور کدورتوں اور رنجشوں کا قلع و قمع ہو جائیگا - اگر اس مخلصانہ عرض داشت پر توجہ نہ ہوئی تو انا للہ

خادم بندہ محمد انشاء اللہ خان -

میرا منشاء ہے کہ احمدی بہائیوں کی عام رائے معلوم کرنیکے لئے رسالہ یا اخبار میں بہی شائع کر دیجئے لیکن مجادلہ کی نیت سے نہیں میں بحث مباحثہ تک نہیں چاہتا - ورنہ اصل غرض فوت ہے - ایک نیا تماشا خانہ کہڑا ہو جاویگا ہمیں کچھہ اپنے خیالات اور دلوں پر ضبط بہی حاصل کرنا واجب ہے کج بحثی تو ایک نامعقول آدمی بہی کر سکتا ہے

(۳) میرے مکرم - سلام مسنون - بے ادبی معاف - آپنے مباحثہ نہیں تو اوسکی لگ بہگ ایک صورت ضرور پیدا کر دی ہے میری ... بہی کوئی چیز ہے - ... کی آیت نہ پیش کر دیجیئے گا - وہاں مسترین وشنین کا معاملہ تہا - اور یہاں ... جمعیت قائم کرنیکے ذریعہ میں چاہتا ہوں کہ جمعیت عظمی کی شیرازہ بندی کی جائے - آپکی خاص مشن کیلئے اور کئی آرگن موجود ہیں کیا آپ کل قوم کی اغراض کی خاطر ایک خفیف سی مشکل پر بہی غالب نہیں آنا چاہتے - میں یہ نہیں کہتا کہ احمدی مشن کو انگریزی رسالہ میں کہو جائے - بلکہ یہ اس مشن سے اوسکو واسطہ نہو بلکہ اسلامی مشن کا آرگن رہے - یہ آپ مانینگے کہ آخر جماعت عامہ سے اس مشن کو کچھہ اختلاف ہو - ورنہ یہ جدا فرقہ کیوں بنتا حیات و ممات مسیح وغیرہ مسائل - ان سے نفس اسلام کو کیا فائدہ ضرر اسلام کی سیدھی سادی اور بلا نزاع تعلیم کے فوائد و حقائق بتانے کیلئے رسالہ ... بہتر درکار ہونگی - انکے بعد ان فلسفیانہ لیاقت کی باری آنی چاہیئے آپ بیشک مخلص احمدی ہیں - رسالہ کو احمدی نہ کہیئے بلکہ محض اسلامی بہتر ہو کہ آپ الحکم میں اور میں وطن میں اس معاملہ پر کمال محبت کے پیرایہ میں اپنی اپنی رائے قوم کو متوجہ کرنیکی غرض سے شائع کر دیں - آپ میرے خطوط پر اپنا ریمارک کریں میں آپکی تحریر پر اپنی رائے ناقص کا اظہار دو چار ہفتوں میں ہم دونوں معلوم کرینگے کہ احمدی بہائیوں اور عام مسلمانوں میں سے اکثر کا فتویٰ کیا ہے - والسلام مخلص بندہ محمد انشاء اللہ خان - استفسار ۲۶ جنوری کے اخبار میں دیا گیا ہے -

(۴) مکرمی سلام مسنون - انگریزی رسالہ رسلہ ہو چکے سینز والے نامہ دوبارہ نہیں بہ قیمت آپکو اختیار ہے میرا مدعا یہ تہا کہ اگر للہ میں کمی کی گنجایش ہو سکتی ہو تو تعین تعداد رسالجات میں اسی ملحوظ رکہہ لیا جائے تا کہ زیادہ رسالے بہیجے جا سکیں گنجایش نہ ہو تو خیر - جیسے خود آپکی تحریک سے پہلی ۲ فروری کے وطن میں ناظرین سے استدعا کر دی ہے کہ دس کی تعداد استہائی بہی جاکر لیکن تبدیلی حالات میں توقف ہونا قرین مصلحت نہیں - جو بوجہ مجھ پر ہو رہی ہے - خدا کی تدبیر جانتا ہے - چونکہ نیت صالح ہے کسی لوم لائم کی پرواہ نہیں - لیکن تو توقع ہے مخالفین کو بہی کہنے کا موقع مل جائیگا

استفسار اور انکے جواب

مکرم معظم بندہ جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب زاد فیضکم بعد آداب و تسلیمات کے مدعا نگار ہوں کہ چند مسایل ... کے جوابات سے حتی الوسع جلد سرفراز فرمادیں -

راقم مرزا عاشور بیگ اذانٹ در مسجد پختہ کلان تحصیل مصرکہ ضلع سیتا پور ملک اودہ -

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ -

مولویصاحب نے مجھے آپکا خط بنابر جواب لکھنے کو دیا ہے لہذا جواباً عرض ہے کہ مینے آپکے سوالات کو آپکے خط کی نقل میں درج نہیں کیا بلکہ ایک ایک سوال کو س کے ساتھہ اور جواب ج کے ساتھ لکھکر اوسپہ نمبر لگا دیا اور اس کا جواب لکھکر دوسرا سوال جواب لکھا ہے تاکہ سوال و جواب یکجائی ہونے سے مضمون کا سمجھنا آسان ہو - دوئم مینے آپکے سوالات کو جو بہت طویل تہے بطور خلاصہ کے درج کیا ہے -

س ۱ - عورت کافرہ کو مسلمان کرکر اسکے ساتھ اسی روز نکاح و جماع جایز ہے یا نہیں -

ج ۱ اگر حاملہ ہو تو بعد وضع حمل اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذرنے کے بعد جماع جایز ہے اور قبل اسکے نہیں - بلوغ المرام باب العدۃ -

س ۲ لونڈی جو زر خرید ہو اسکے ساتھہ جماع کرنا بلا نکاح جائز ہے یا نہیں -

ج ۲ یہہ مسئلہ مختلف فیہ ہے - مگر اس ملک میں زر خرید لونڈی کی کوئی صورت ہی نہیں -

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ پ۱۰ یعنے جب تک اہل اسلام اور کفار میں حسب ہدایت شریعت جنگ واقع نہو اوسوقت تک کوئی قیدی بنانا جو غلام ہوکر فروخت ہوتے ہیں جایز ہے یا نہیں -

س ۳ جلق والیکو قبر اور قیامت میں کس کس کے عذاب ہونگے -

ج ۳ شارع نے اسکی تفصیل نہیں کی ہاں دنیا میں مجلوق کا دل و دماغ کمزور ہو جاتا - دیگر انواع اقسام کی بیماریوں میں مبتلا ہوتا ہے -

س ۴ مجلوق اگر عادت جلق چہوڑنے کی کوشش کرے مگر اوس سے چہوٹ نہ سکے تو اوسکی نماز روزہ منظور ہیں یا نہیں -

ج ۴ - إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ پ۶ یعنے بات یہی ہے اور کوئی نہیں کہ اللہ تعالے متقین سے ہر قسم کی عبادات قبول فرماتا ہے -

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ؁ متقی کو اللہ تعالےٰ ہر ایک مشکل اور تنگی اور مصیبت سے نکال دیتا ہے پس ایسی گندی بات کا چھوڑنا کوئی بڑی بات نہیں۔

س ۷؎ کافرہ کو مسلمان کر کے نکاح کرنا زیادہ ثواب ہے یا مسلمان عورت سے نکاح کرنے میں۔

ج ۷؎ نکاح میں دونوں مساوی ہیں۔ ہاں مسلمان کرنیکا ثواب الگ ہے۔

س ۸؎ زانی کو قبر اور قیامت میں کیا کیا عذاب ہونگے۔

ج ۸؎ عن سمرة بن جندب رضی اللّٰہ عنہ عن النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم…… فانطلقنا الی ثقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع یتوقد تحتہ نارًا فاذا ارتفعت ارتفعوا حتی کادوا ان یخرجوا واذا خمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال ونساء عراة …… فانہم الزناة والزوانی ترغیب ترہیب منذری صفحہ ۴۴ ہم پہونچے تنور جیسے سوراخ پر انکے مونہہ اوپر سے تنگ نیچے سے فراخ تھے انمین آگ جل رہی تھی جب شعلہ اٹھتا وہ لوگ اوپر آجاتے جب شعلہ نیچے ہوتا وہ بھی نیچے کو چلے جاتے وہ عورتیں اور مرد جو ننگے تھے وہ زناکار تھے۔ اسکے سوا اور عذابوں کا ذکر بھی حدیث مین زناکاروں کے لیے آیا ہے۔ جیسے مردار کیطرح سخت پھولے ہوئے اور سخت بدبودار تھے وغیرہ وغیرہ۔

س ۹؎ اگر سخت ضرورت ہو تو سود دینا جائز ہے۔

ج ۹؎ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؎ اللہ تعالےٰ نے تمام اقسام سود کو حرام کر دیا ہے۔ سود لینا دینا دلانا سب برابر ہیں اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ جنگ ہے۔ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؎ اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کا تمکو اعلان جنگ ہے۔ اگر تم نہ باز آئے۔ ہاں مضطر کو جائز ہے جیسے سور حالت اضطرار میں جائز ہے اضطرار اپنا اپنا ہر کوئی خود سمجھ سکتا ہے اگر ایسا ہی اضطرار ہے کہ اسوقت سور کھانا جائز سمجھتا ہے تو سود بھی

س ۱۰؎ استنجا بعد فراغت پہلے بڑا کرے یا چھوٹا۔

ج ۱۰؎ استنجا دو طرح کا ہوتا ہے ایک پانی سے ایک مٹی سے اگر دونوں میں جمع کرے استنجا تو جسکو چاہے مقدم کرے چھوٹا یا بڑا شریعت نے اسپر کوئی پابندی نہیں کی۔ خواہ استنجا پانی کا ہو خواہ مٹی کا

(س ۱۱؎ ۱۱-۱۲-۱۳-۱۵-۱۶) تعین رکعات نماز پنجگانہ کیوں ہے فجر ۲ ظہر ۴ عصر ۴ مغرب ۳ عشاء ۴ رکعت کیوں ہیں نیز اور قبل العصر سنت موکدہ کیوں نہیں

ج ۔ حکم شریعت کا اسیطرح ہے اور احادیث مین بعض موجود ہے
س ۱۶؎ اور فرائض کے نقص تو انکے موکدہ سنن سے پورے کیے جاینگے مگر عصر میں اگر نقص ہوا اور نوافل غیر موکدہ نہ پڑھی جاوین تو انکا تدارک نقص کا کہاں سے کیا جاویگا۔

ج ۱۶؎ کل فرائض مع واجب کے تعداد موکدہ کی ساتھ مساوی ہے
فرائض فجر (۲) ظہر ۴ عصر ۴ مغرب ۳ عشاء ۴ وتر

سنن فجر ۲ ظہر ۶ مغرب ۲ عشاء ۲ تہجد یا بجائے تہجد عشاء میں فرض کے بعد چار ظہر کے بعد چار اور قبل عصر چار پڑھ لے ۔ اب ہر رکعت فرض و واجب کے مقابل ایک رکعت سنن موکدہ بھی موجود ہے۔

س ۱۷؎ ۔ واجب نماز کس کے حکم سے ہوئی۔

ج ۱۷؎ ۔ فرض واجب سنت سب اللہ تعالےٰ ہی کا حکم ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ؎ یعنے کوئی شریعت کی بات (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی خواہش سے نہیں کہتا بلکہ جو کچھ کہتا ہے وحی سے ہی کہتا ہے۔

س ۱۸؎ مستحب۔ نزاکت۔ زغال کے کیا معنے ہیں۔

ج ۱۸؎ مستحب پسندیدہ۔ نزاکت لطافت۔ زغال چیل۔ یہ سوال عجیب بے جوڑ ہے اس بے میل سوال کی کیا وجہ ہے۔

س ۱۹؎ کچھ دنیا کی میعاد بھی رکھی گئی ہے۔

ج ۱۹؎ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ؎ خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کے خزانے کوئی نہیں جانتا انکو سوائے اسکے اور اس گھڑی کا علم سوائے اللہ تعالےٰ کے کسی کو نہیں۔

س ۲۰؎ ۔ کوئی یہی شناخت کر سکتا ہے کہ یہ شخص قطعی جنتی ہے

ج ۲۰؎ بہت نشان ہیں۔ الہام الٰہی جیسے عشرہ مبشرہ کی نسبت وغیرہ وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ ؎ آگے بڑھ جانے والے مدینہ والے ہجرت میں اول اول اور وہ مدد دینے والے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و مہاجرین کو اور جو لوگ انکی پیروی کریں۔ اللہ تعالےٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر اللہ تعالےٰ ان پر راضی اور وہ اللہ تعالےٰ کے انعامات اور سچے وعدے حاصل کر کے اللہ تعالےٰ پر راضی ہوا اور علامت یہ کہ ان کے لئے باغات دنیا ہی مین طیار ہیں۔ اور جسکے لئے بہت لوگ اچھی گواہی نیکی کی دیں وہ بھی جنتی ہے۔

س ۲۱؎ وہ کونسی نماز اور دعا ہے جو حضرت امام زین العابدین نے یزید کو سکھائی تھی جس سے اوسکی نجات ہو سکتی تھی۔

ج ۲۱؎ یہ جھوٹ ہے۔ یہ کسی یزیدی کی تجویز ہے اسکی کوئی اصلیت نہیں۔

س ۲۲؎ اگر کوئی نماز قضا ہو جاوے۔ تو اسکے ادا کر لینے کے بعد بھی عذاب ہوگا بسبب قضا کرنے کے۔

ج ۲۲؎ قضا نماز کے ادا کرنے مین اختلاف ہے کہ پھر ادا کرنے سے وہ ادا ہو جاتی ہے یا نہیں۔ بعض کے نزدیک ادا نہیں ہوتی اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؎ بے شک نماز مومنوں پر اوقات مقررہ پر فرض کی گئی ہے اب وہ وقت گذر گیا پھر واپس نہیں آتا نہ وہ نماز ادا ہوتی ہے۔ بہر حال اسکا علاج سچی توبہ و استغفار ہے۔ نماز قضا کو ادا کرنے مین انسان کے شکست ہو جانیکا بھی احتمال ہے۔

س ۲۳؎ ۔ وہ کون عورتیں ہیں جن کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے

ج ۲۳؎ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ …… وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ حرام ہیں تم پر تمہاری مائیں بیٹیاں۔ بہنیں پھوپھیاں خالائیں۔ بھتیجیاں۔ بھانجیاں۔ تمہاری دودھ کے سبب مائیں بہنیں۔ تمہاری بی بیوں کی مائیں۔ پچھلگ عورتیں (تمہاری بی بی کی لڑکی پہلے خاوند سے) بشرطیکہ تم ان بی بیوں سے مباشرت کر چکے ہو۔ ورنہ نہیں۔ اور جو تمہارے بیٹوں پر حلال ہو چکی ہیں جو بیٹے تمہاری صلب سے ہیں۔ اور دو بہنوں کا جمع کرنا بھی حرام ہے اور کسی کی نکاح شدہ زوجہ بھی حرام ہے اور امام ابو حنیفہ صاحب کے نزدیک زنا کی بیٹی بھی بنات مین داخل ہے صحیحین میں ہے ان الرضاعة تحرم ما یحرم الولادة یعنی محرمات ولادت کی طرح محرمات رضاعت بھی ہیں ماسی پھوپھی وغیرہ ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۔ لا یجمع بین المرأة و عمتہا ولا بین المرأة وخالتہا۔ بخاری۔ درمیان عورت اور اسکی پھوپی یا خالہ مین نکاح کے معاملہ مین اجتماع نہیں کرنا چاہیے۔

عن ابن عمر ان غیلان بن سلمة الثقفی اسلم وله عشر نسوة فی الجاهلیة فاسلمن معه فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم امسك اربعا وفارق سائرهن رواہ احمد وغیرہ غیلان جب مسلمان ہوا تو اسکے ساتھ اسکی دس عورتیں بھی مسلمان ہوئیں سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ چار رکھ لے اور باقی چھوڑ دے۔ مشکوٰة باب المحرمات۔

س ۲۴؎ پانچ وقت نماز میں کیا مصلحت الٰہی اور کیا کیا فوائد ہیں۔

ج ۲۴؎ غفلت سے جو کسی نیکی کے لئے اللہ تعالیٰ انسان کو غافل رکھنا نہیں چاہتا۔ اور یہ اوقات غفلت کے اوقات ہیں بعض بسبب نیند بعض بسبب سلسلہ تجارت و حرفت صنعت اور بعض بسبب شغل اہل و عیال کے۔ وغیرہ وغیرہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ؎ ترجمہ۔ جن و انس کو صرف عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔

س ۲۵؎ کیا انسان کے ساتھ اسکا ہمزاد مر جاتا ہے۔

ج ۲۵؎ ہمزاد نفس ہے یا شیطان لطیفہ یا ہر دو ساتھ ہی جاتے ہیں۔

س ۲۶؎ کیا عمل ہمزاد کرنے سے اسکو تابع کرنا گناہ ہے۔

ج ۲۶؎ شیاطین۔ اور گندے دوست جو وہی مظاہر و قائل شیاطین ہوتے ہیں جب انسان اپنے اندر تبدیلی کرتا ہے تو اسکے شیاطین بھی بدل جاتے ہیں۔ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى ؎ ہم بھی اسکے وہ دوست بنا دیتے ہیں جنکو وہ خود دوست بنانا چاہتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؎ بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جبتک وہ اپنی

کیا اپنی کبھی بخشا ہے جو زانی ہوا گو وہ تیرہ کسی نیلہ متقی ہو دوست ہو یا کافر

س ۲۷؎ کیا سمرزم سیکھنا گناہ ہے۔

ج ۲۷؎ گناہ نہیں مگر اخلاق پر اسکا کوئی نیک اثر نہیں ہوتا مومن کو لغو کام نہیں کرنا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ؎ مومن لغو سے پرہیز کیا کرتے ہیں۔

س ۲۸؎ سیر فقیر کا بکرا تکبیر کیسا تھ ذبح کر لینے سے حلال ہو جاتا ہے یا نہیں۔

ج ۲۸؎ شرک ہے۔ جان اللہ کی شے ہے جو سپرد اللہ تعالےٰ کی نہیں کیا جاتا ہے وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ؎ جو چیز سوائے اللہ کے کسی کا نام پکارا جاوے وہ بھی حرام ہے اس آیت کی وسعت کی نسبت بعض صوفیا نے مقرر تعدد دیکھ کر جو شعر محبوب مجازی پر بولا جاوے اگرچہ اسکا مضمون اللہ تعالیٰ پر بھی صادق آ سکتا ہو اسکو بھی اللہ تعالیٰ پر بولنا حرام کہا۔

س ۲۹؎ زانی بلا توبہ کسی سزا کے سبب عذاب قیامت سے بچ سکتے ہیں۔

ج ۲۹؎ سزائیں دینا سلطنت کا کام ہے سچی توبہ و استغفار سبب نجات ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ؎ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو سوائے شرک کے تمام گناہ بلا توبہ بھی بخشدے۔ اگر انسان سچی توبہ کرے تو بطریق اولیٰ مستحق معافی کا ہے۔

س ۳۰؎ منکرین کا حساب قبر میں روح سے ہے یا جسم سے۔

ج ۳۰؎ روح کا ایک قسم کا تعلق جسم کے ساتھ ہو جاتا ہے مگر وہ جسم نظر نہیں آتا

س ۳۱؎ لیلة القدر سال میں کب اور کتنی دفعہ ہوتی ہے۔

ج ۳۱؎ غالباً آخری عشرہ رمضان مین ہوتی ہے اور کبھی سوائے رمضان کے کسی دوسرے چاند مین بھی آجاتی ہے۔

س ۳۲؎ ظاہری حالت کسی مسلمان فوت شدہ کی اگر نیک ہو اور وہ بلا توبہ کبائر صغائر کے ارتکاب میں مر گیا ہے تو اسکی مغفرت کے لئے کیا پڑھنا چاہیے

ج ۳۲؎ اوسکے لئے دعائے مغفرت کثرت کیجاوے اور صدقات دی جاوین اگر حقوق العباد اوس کے ذمہ ہوں تو انکے بھی ادا کرنا ضروری ہے۔

س ۳۳؎ مرتکب کبائر اگر مر گیا اور ہمیشہ انکے چھوڑنے کی کوشش کرتا تھا مگر مجبور اچھوڑ نہیں سکتا تھا کیا اسکو بھی عذاب ہوگا۔

ج ۳۳؎ اب اسکا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔ اوسکا وعدہ ہے کہ سوائے شرک کو بلا توبہ بھی اگر چاہے معاف کرے وہ علیم بذات الصدور دل کے تعلقات اور ارادوں کو بھی جانتا ہے۔ و نیز وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ؎ اسکا وعدہ ہے کہ متقی کو ہر ایک تنگی سے نکال دیتا ہے پس ممکن نہیں کہ متقی باوجود تقویٰ کبائر سے نہ بچ سکے کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کا سچا وعدہ ہے وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ؎ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؎ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کی بات زیادہ سچی ہو سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے فضل سے اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا

س ۳۴؎ کیا معراج جسمانی ہے یا روحانی۔ (ج ۳۴) جسمانی تھی

س ۳۵؎ ۔ سیدانی کے ساتھ نکاح جائز ہے کسی دوسری قوم کا۔

ج ۳۵؎ شریعت میں کوئی حرمت بیان نہیں ہوئی اسلئے سیدانی کو نکاح جائز ہے

س ۳۶؎ ۔ اگر کسی مسلمان کی میت بلا جنازہ و بلا کفن یعنی گڑھے مین گاڑ دی جاوے۔ تو اسکی بخشش ہوگی یا نہیں۔ (ج ۳۶) مغفرت کی مدار ان باتوں پر نہیں بلکہ حسن خاتمہ و اعمال صالحہ سے ہے بڑھ کر فضل الٰہی پر ہے

س ۳۷؎ ۔ دوسری تیسری جماعتیں کرانا جائز ہیں یا نہیں (ج ۳۷) حدیث سے اتنا ثابت ہے کہ ایک شخص بعد جماعت کے آیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو اسکے ساتھ شامل ہونیکا حکم دیا۔ دوسری جماعت کرنی احادیث سے ثابت نہیں اور اسطرح کرنے کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

چشمۂ مسیحی ٭

وہ کتاب جس کا میں نے عنوان میں چشمۂ مسیحی نام رکھا ہے درحقیقت وہ یہی کتاب ہے جس کو ہم ذیل میں لکھیں گے ہمیں کچھ ضرورت نہ تھا کہ حضرات پادری صاحبوں کی عقائد کی نسبت کچھ تحریر کرتے کیونکہ ان دنوں میں ان کے کابر یورپ اور امریکہ کے محققوں نے وہ کام خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو ہمیں کرنا چاہئے تھا۔ اور وہ لوگ اس خدمت کو بہت خوبی سے ادا کر رہے ہیں کہ عیسائی مذہب کیا چیز ہے اور اس کی اصلیت کیا ہے مگر ان دنوں میں ایک ناواقف مسلمان کا باشندہ بریلی سے مجھکو خط پہنچا ہے۔ اور وہ اپنے خط میں کتاب ینابیع الاسلام کی نسبت جو ایک عیسائی کی تالیف ہے ایک خوفناک ضرر کا اظہار کرتے ہیں۔ افسوس کہ یہ مسلمان اپنی غفلت کی وجہ سے ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے اور وہ برکات جو خداتعالیٰ نے ہم پر نازل کئے یہ لوگ بالکل اس سے بے خبر ہیں اور ان مولویوں نے ہمیں کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے۔ ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا کہ جس میں عیسائیت کے مکر و فریب کچھ کام کرتے تھے۔ اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور یہ روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ٭ ہے۔ جس میں روشنی مظفر و منصور ہو جائے گی۔ اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ اور کچھ ضرورت نہ تھا کہ پادری صاحبوں کے ان بوسیدہ خیالات پر کچھ لکھا جاتا۔ لیکن ایک شخص کے اصرار سے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے یہ مختصر رسالہ لکھنا پڑا۔ خداتعالیٰ اسمیں برکت ڈالے اور لوگوں کی ہدایت کا موجب کرے۔ آمین۔

اور یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اور اون کو خداتعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں اور ہم ان یہودیوں کے ان اعتراضات کے مخالف ہیں جو آج کل شائع ہوئے ہیں مگر ہمیں یہ دکھلانا منظور ہے کہ جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے لیکن یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان سچائی اور انصاف کے رُو سے کسی مذہب پر حملہ نہیں کر سکتا تو بہتیرے ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ناحق کی تہمتوں کے ذریعہ سے حملہ کرنا شروع کر دیتے ہیں سو اسی قسم کے صاحب ینابیع الاسلام کے حملے ہیں دنیا کی محبت سے یہ خراب عادتیں پیدا ہوتی ہیں ورنہ اس زمانہ میں آسمانی دین اور آسمانی مذہب صرف اسلام ہی ہے جس کی برکات تازہ بتازہ موجود ہیں اور یہ اسلام کے پاک چشمہ کی ہی برکت ہے کہ وہ زندہ خداتعالیٰ تک پہنچاتا ہے ورنہ وہ مصنوعی خدا جو سری نگر (محلہ خان یار) کشمیر میں مدفون ہے وہ کسی کی دستگیری نہیں کر سکتا۔

اب ہم بریلی کے صاحب راقم کی طرف متوجہ ہو کر اپنے مختصر رسالہ کو تحریر کرتے ہیں۔ واللہ الموفق

الراقم
میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی
یکم مارچ ۱۹۰۶ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
و نبیہ العظیم

السلام علیکم۔ بعد ہذا واضح ہو کہ میں نے آپ کا خط بڑے افسوس سے پڑھا جس کو آپ نے ایک عیسائی کی کتاب ینابیع الاسلام نام کی پڑھنے کے بعد لکھا تعجب ہے کہ وہ قوم جن کا خدا مُردہ جن کا مذہب مُردہ جن کی کتاب مُردہ اور جو روحانی آنکھ کے نہ ہونے سے خود مُردے ہیں اُن کی دروغ اور پُر افترا باتوں سے اسلام کی نسبت آپ تردد میں پڑ گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپکو یاد رہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے صرف خدا کی کتابوں کی تحریف نہیں کی بلکہ اپنے مذہب کو ترقی دینے کیلئے افترا اور مفتریانہ تحریروں میں ہر ایک قوم سے سبقت لے گئے چونکہ ان لوگوں کے پاس وہ نور نہیں جو سچائی کی تائید میں آسمان سے اُترتا اور سچے مذہب کو اپنی متواتر شہادتوں سے دنیا میں ایک صریح امتیاز بخشتا ہے اسلئے یہ لوگ ان باتوں کے لئے مجبور ہوئے کہ لوگوں کو ایک زندہ مذہب یعنی اسلام سے بیزار کرنے کے لئے طرح طرح کے افتراؤں اور مکروں اور فریبوں اور دھوکہ دہی اور محض جعلی اور بناوٹی باتوں سے کام لیا جاوے۔ اے عزیز! یہ لوگ سیاہ دل لوگ ہیں جنکو خدا کا خوف نہیں اور جن کے منصوبے دن رات اسی کوشش میں ہیں کہ کسی طرح لوگ تاریکی سے پیار کریں اور روشنی کو چھوڑ دیں۔ میں سخت تعجب میں ہوں کہ آپ ایسے شخص کی تحریروں سے کیوں متاثر ہوئے۔ یہ لوگ اُن ساحروں سے بڑھکر ہیں جنہوں نے موسیٰ نبی کے سامنے رسیوں کے سانپ بنا کر دکھا دیئے تھے۔ مگر چونکہ موسیٰ خدا کا نبی تھا اس لئے اوس کا عصا اون تمام سانپوں کو نگل گیا۔ اسی طرح قرآن شریف خداتعالیٰ کا عصا ہے وہ دن بدن رسیوں کے سانپوں کو نگلتا جاتا ہے۔ اور وہ دن آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ ان رسیوں کے سانپوں کا نام و نشان نہیں رہیگا۔ صاحب ینابیع الاسلام نے اگرچہ کوشش کی ہے کہ قرآن شریف فلاں فلاں قصوں یا باتوں سے بنایا گیا ہے یہ کوشش اوسکی اوس کوشش کے ہزارم حصہ پر بھی نہیں جو ایک فاضل یہودی نے انجیل کی اصلیت دریافت کرنے کے لئے کی ہے اس فاضل نے اپنے خیال میں اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ انجیل کی اخلاقی تعلیم یہودیوں کی کتاب طالمود اور بعض اور چند بنی اسرائیل کی کتابوں سے لی گئی ہے اور یہ چوری اسقدر صریح طور پر عمل میں آئی ہے کہ عبارتوں کی عبارتیں بعینہٖ نقل کر دی گئی ہیں۔ اور اس فاضل نے دکھلا دیا ہے کہ درحقیقت انجیل مجموعہ مال مسروقہ ہے درحقیقت اس نے حد کر دی اور خاص کر پہاڑی تعلیم کو جس پر عیسائیوں کا بہت کچھ ناز ہے طالمود سے اخذ کرنا لفظ بلفظ ثابت کر دیا ہے اور دکھلا دیا ہے کہ یہ طالمود کی عبارتیں نقل کر کے لوگوں کو حیرت میں ڈالدیا ہے چنانچہ خود یورپ کے محقق بھی اس طرف دلچسپی سے متوجہ ہو گئے ہیں۔ اور ان دنوں میں میں نے ایک ہندو کا رسالہ دیکھا ہے جس نے یہ کوشش کی ہے کہ انجیل بدھ کی تعلیم کا سرقہ ہے اور بدھ کی اخلاقی تعلیم کو پیش کر کے اس کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ بدھ لوگوں میں وہی قصہ شیطان کا مشہور ہے جو اوس کو آزمانے کے لئے کئی جگہ لئے پھرا۔ پس ہر ایک کو یہ خیال دل میں لانے کا حق ہے کہ تھوڑے سے تغیر سے وہی قصہ انجیل میں بھی بطور سرقہ داخل کر دیا گیا ہے۔ یہ بات بھی ثابت شدہ ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہندوستان میں آئے تھے اور حضرت عیسیٰ کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے جس کو ہم نے دلایل سے ثابت کیا ہے اس صورت میں ایسے معترضین کو اور بھی حق پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایسا خیال کریں کہ اناجیل موجودہ درحقیقت بدھ مذہب کا ایک خاکہ ہے یہ شہادتیں اسقدر گذر چکی ہیں کہ اب مخفی نہیں ہو سکتیں۔ ایک اور امر تعجب انگیز ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب جس کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع ہو چکی ہے (جس کے ترجمے تمام ممالک یورپ میں ہو چکے ہیں) انجیل کو اس کے اکثر مقامات سے ایسا توارد ہے کہ بہت سی عبارتیں باہم ملتی ہیں۔ اور جو انجیلوں میں بعض مثالیں موجود ہیں وہی مثالیں انہیں الفاظ کے ساتھ اس کتاب میں بھی موجود ہیں اگر ایک شخص ایسا جاہل ہو کہ گویا اندھا ہو وہ بھی اس کتاب کو دیکھ کر یقین کرے گا کہ انجیل اوسی میں سے چورائی گئی ہے بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب گوتم بدھ کی ہے اور اول سنسکرت میں لکھی اور پھر دوسری زبانوں میں ترجمے ہوئے۔ چنانچہ بعض محقق انگریز بھی اسبات کے قایل ہیں مگر اس بات کے ماننے سے انجیل کا کچھ باقی نہیں رہتا اور نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ اپنی تمام تعلیم میں چور ثابت ہوتے ہیں کتاب موجود ہے جو چاہے دیکھ لے۔ مگر ہماری رائے تو یہ ہے کہ خود حضرت عیسیٰ کی یہ انجیل ہے جو ہندوستان کے سفر میں لکھی گئی اور ہم نے بہت سے دلائل سے اس بات کو ثابت بھی کر دیا ہے کہ یہ درحقیقت حضرت عیسیٰ کی انجیل ہے اور دوسری انجیلوں سے زیادہ پاک و صاف ہے۔ مگر وہ بعض محقق انگریز جو اس کتاب کو بدھ کی کتاب ٹھہراتے ہیں وہ اپنے پاؤں پر آپ تبر مارتے ہیں اور حضرت عیسیٰ کو سارق قرار دیتے ہیں۔

اب یہ بھی یاد رہے کہ پادریوں کا مذہبی کتابوں کا ذخیرہ ہے جو نہایت قابل شرم ہے وہ لوگ صرف اپنی ہی اٹکل سے بعض کتابوں کو آسمانی ٹھہراتے ہیں اور بعض کو جعلی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک یہ چار انجیلیں اصلی ہیں اور باقی اناجیل جو چھپن ۵۶ کے قریب ہیں جعلی ہیں مگر محض گمان اور شک کے رو سے نہ کسی مستحکم دلیل پر اس خیال کی بنا ہے چونکہ مروجہ انجیلوں اور دوسری انجیلوں میں بہت تناقض ہے اسلئے اپنے گھر میں ہی یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اور محققین کی یہی رائے ہے کہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ یہ انجیلیں جعلی ہیں یا وہ جعلی ہیں اسی لئے شاہ ایڈورڈ قیصر کے تخت نشینی کی تقریب پر لنڈن کے پادریوں نے

٭ اس نام کے یہ معنے نہیں ہیں کہ مسیح کا یہ چشمہ ہے کیونکہ مسیح کی تعلیم جو دنیا سے گم ہوگئی وہ موجودہ عقاید نہیں سکھلاتی تھی۔ بلکہ یہ مسیحی لوگوں کی خود ایجاد تعلیم ہے اسلئے اسکا نام چشمۂ مسیحی رکھا گیا۔ منہ

٭ اس جنگ کے لفظ سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ تلوار یا بندوق سے یہ جنگ ہوگا وجہ یہ کہ اب اس قسم کے جہاد خداتعالیٰ نے منع کر دیئے ہیں۔ کیونکہ ضرور تھا کہ مسیح موعود کے وقت میں اس قسم کے جہاد منع کئے جاتے جیسا کہ قرآن شریف نے پہلے سے یہ خبر دی ہے اور صحیح بخاری میں بھی مسیح موعود کی نسبت یہ حدیث ہے کہ یضع الحرب۔ منہ

٭ ہماری قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان انکے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔ افسوس اگر حضرات پادری صاحبان تہذیب اور خداترسی سے کام لیں اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نہ دیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی طرف سے بھی اُن سے بیس حصہ زیادہ ادب کا خیال رہے۔ منہ

وہ تمام کتابیں جلکہ یہ لوگ جعلی تصور کرتے ہیں ان چار انجیلوں کے ساتھ ایک ہی جلد میں مجلد کرکے مبارکباد کے طور پر لیلاو رنذر پیش کی تھیں اور اس مجموعہ کی ایک جلد ہمارے پاس بھی ہے پس غور کا مقام ہے کہ اگر درحقیقت وہ کتابیں گندی اور جعلی اور ناپاک ہیں تو پھر پاک اور ناپاک دونوں کو ایک جلد میں مجلد کرنا کس قدر گناہ کی بات تھی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ دلی اطمینان سے نہ کسی کتاب کو جعلی کہہ سکتے ہیں نہ اصلی ٹھہرا سکتے ہیں اپنی اپنی رائیں ہیں اور سخت تعصب کی وجہ سے وہ انجیلیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں انکو یہ لوگ جعلی قرار دیتے ہیں برنباس کی انجیل جس میں نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت پیشگوئی ہے وہ اسی وجہ سے جعلی قرار دی گئی ہے کہ اس میں کھلے کھلے طور پر آنحضرت کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ سیل صاحب نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو بھی لکھا ہے کہ ایک عیسائی راہب اسی انجیل کو دیکھ کر مسلمان ہو گیا تھا۔ غرض یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ لوگ جس کتاب کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ جعلی ہے یا جھوٹا قصہ ہے ایسی باتیں صرف دو خیال سے ہوتی ہیں (۱) ایک یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب اناجیل مروجہ کے مخالف ہوتی ہے۔ (۲) دوسری یہ کہ وہ قصہ یا وہ کتاب قرآن شریف سے کسیقدر مطابق ہوتی ہے اور بعض شریر اور سیاہ دل انسان ایسی کوشش کرتے ہیں کہ اول اصول مسلمہ کے طور پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ جعلی کتابیں ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ قرآن میں انکا قصہ درج ہے اور اس طرح پر نادان لوگوں کو دھوکہ دیں ڈالتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اس زمانہ کی کتابوں کا جعلی یا اصلی ثابت کرنا بجز خدا کی وحی کے اور کسی کا کام نہ تھا۔ پس خدا کی وحی کا جس کسی قصہ سے توارد ہوا وہ سچا ہے گو بعض نادان انسان اسکو جھوٹا قصہ قرار دیتے ہوں اور جس واقعہ کی خدا کی وحی نے تکذیب کی وہ جھوٹا ہے اگرچہ بعض انسان اوسکو سچا قرار دیتے ہوں اور قرآن شریف کی نسبت یہ گمان کرنا کہ ان مشہور قصوں یا افسانوں یا کتبوں یا اناجیل سے بنایا گیا ہے نہایت قابل شرم جہالت ہے کیا ممکن نہیں کہ خدا کی کتاب کا کسی گذشتہ مضمون سے توارد ہو جائے جیسا کہ ہند وؤن کے وید جو اس زمانہ میں مخفی تھے انکی کئی سچائیاں قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں پس کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وید بھی پڑھا تھا۔ اناجیل وغیرہ کا ذخیرہ جو چھاپہ خانہ کے ذریعہ سے اب ملا ہے عرب میں انکو

کوئی جانتا بھی نہیں تھا اور عرب کے لوگ محض اُمّی تھے اور اگر اوس ملک میں شاذ و نادر کے طور پر کوئی عیسائی بھی تھا وہ بھی اپنے مذہب کی کوئی وسیع واقفیت نہیں رکھتا تھا۔ تو پھر یہ الزام کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سرقہ کے طور پر ان کتابوں سے وہ مضمون لئے تھے ایک لغو خیال ہے آنحضرتؐ محض اُمّی تھے آپ عربی بھی نہیں پڑھ سکتے تھے چہ جائیکہ یونانی یا عبرانی۔ یہ بار ثبوت ہمارے مخالفوں کے ذمہ ہے کہ اس زمانہ کی کوئی پرانی کتاب پیش کریں جس سے مطالب اخذ کئے گئے۔ اگر فرض محال کے طور پر قرآن شریف میں سرقہ کے ذریعہ سے کوئی مضمون ہوتا تو عرب کے عیسائی لوگ جو اسلام کے سخت دشمن تھے فی الفور شور مچاتے کہ ہم سے سنکر ایسا مضمون لکھا ہے۔

یاد رہے کہ دنیا میں صرف قرآن شریف ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی طرف سے معجزہ ہونے کا دعویٰ پیش ہوا اور بڑے زور سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ اسکی خبریں اور اوس کے قصے سب غیب کی ہے اور آئندہ کی خبریں بھی قیامت تک اس میں درج ہیں اور وہ اپنی فصاحت بلاغت کے رو سے بھی معجزہ ہے پس عیسائیوں کے [illegible] یہ بات نہایت سہل تھی کہ وہ بعض قصوں کا [illegible] کرکے ان کتابوں سے قرآن شریف کی چوری کی وجہ اس صورت میں اسلام کا تمام کاروبار [illegible] مگر اب تو بعد از مرگ واویلا ہے [illegible] ہرگز قبول نہیں کر سکتی کہ اگر عرب کے عیسائیوں کے پاس درحقیقت ایسی کتابیں موجود تھیں جن کی نسبت گمان ہو سکتا تھا کہ ان کتابوں سے قرآن شریف نے قصے لئے ہیں۔ خواہ وہ کتابیں اصلی تھیں یا فرضی تھیں تو عیسائی اس پردہ دری سے چپ رہتے نہیں بلاشبہ قرآن شریف کا سارا مضمون وحی الٰہی سے ہے اور وہ وحی ایسا عظیم الشان معجزہ ہے کہ اسکی نظیر کوئی شخص پیش نہیں کر سکا اور سوچنے کا مقام ہے کہ جو شخص دوسری کتابوں کا چور ہوا اور جھوٹے مضمون بنا دے اور جانتا ہو کہ فلاں فلاں کتاب سے یہ مضمون لیا ہے اور غیب کی باتیں نہیں ہیں اسکو کب جرأت اور حوصلہ ہو سکتا ہے کہ تمام جہان کو مقابلہ کے لئے بلاوے اور پھر کوئی

اس کی پردہ دری پر قادر نہ ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ عیسائی قرآن شریف پر بہت ہی ناراض ہیں اور ناراض ہونے کی وجہ یہی ہے کہ قرآن شریف نے تمام پر دہال عیسائی مذہب کے توڑ دیئے ہیں ایک انسان کا خدا بننا باطل کرکے دکھلا دیا۔ صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کردیا اور انجیل کی وہ تعلیم جس پر عیسائیوں کو ناز تھا نہایت درجہ ناقص اور نکما ہونا اسکا بپایۂ ثبوت پہونچا دیا پھر عیسائیوں کا جوش ضرور نفسانیت کی وجہ سے ہونا چاہیئے تھا۔ پس جو کچھ وہ افترا کریں تھوڑا ہے۔ جو شخص مسلمان ہو کر پھر عیسائی بننا چاہے اسکی ایسی ہی مثال ہے جیسے کوئی ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر اور بالغ ہو کر پھر یہ چاہے کہ ماں کے پیٹ میں داخل ہو جائے۔ اور وہی نطفہ بنجائے جو پہلے تھا۔ مجھے تعجب ہے کہ عیسائیوں کو کس بات پر ناز ہے اگر اون کا خدا ہے تو وہ وہی ہے جو مدت ہوئی کہ مر گیا اور سری نگر محلہ خان یار کشمیر میں اس کی قبر ہے۔ اور اگر اس کے معجزات ہیں تو وہ دوسرے نبیوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ بلکہ الیاس نبی کے معجزات اس سے بہت زیادہ ہیں اور بموجب بیان یہودیوں کے اس سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور مکر تھا اور پیشگوئیوں کا یہ حال ہے جو اکثر جھوٹی نکلی ہیں کیا بارہ حواری تخت بہشت میں نصیب ہو گئے کوئی پادری صاحب تو جواب دیں؟ کیا دنیا کی بادشاہت حضرت عیسیٰ کو انکی اپنی پیشگوئی کے موافق مل گئی۔ جس کے لئے ہتھیار بھی خریدے گئے تھے کوئی تو بولے؟ اور کیا اوسی زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے دعوے کے موافق آسمان سے اُتر آئے میں کہتا ہوں اُترنا کیا اون کو تو آسمان پر جانا ہی نصیب نہیں ہوا یہی رائے یورپ کے محقق علماء کی بھی ہے۔ .... بلکہ وہ صلیب پر سے نیم مردہ ہو کر بچ گئے اور پھر پوشیدہ طور پر بھاگ کر ہندوستان کی راہ سے کشمیر میں پہنچے۔ اور وہیں

فوت ہوئے۔

پھر تعلیم کا یہ حال ہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ اس پر چوری کا الزام لگایا گیا ہے۔ انسانی قوٰی کی تمام شاخوں میں سے صرف ایک شاخ حلم اور درگذر پر انجیل کی تعلیم زور دیتی ہے اور باقی شاخوں کا خون کیا ہے حالانکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو کچھ انسان کو قدرت قادر نے عطا کیا ہے کوئی چیز اون میں سے بیکار نہیں ہے اور ہر ایک انسانی قوت اپنی اپنی جگہ پر عین مصلحت سے پیدا کی گئی ہے اور جیسے کسی وقت اور کسی محل پر حلم اور درگذر عمدہ اخلاق میں سے سمجھے جاتے ہیں ایسا ہی کسیوقت غیرت اور انتقام اور مجرم کو سزا دینا اخلاق فاضلہ میں سے شمار کیا جاتا ہے نہ ہمیشہ درگذر اور عفو قرین مصلحت ہے اور نہ ہمیشہ سزا اور انتقام مصلحت کے مطابق ہے یہی قرآنی تعلیم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفی و اصلح فاجرہ علی اللہ یعنے بدی کی جزا اسیقدر ہے جسقدر بدی کی گئی مگر جو کوئی عفو کرے اور اس عفو میں کوئی اصلاح مقصود ہو تو اوس کا اجر خدا کے پاس ہے۔ یہ تو قرآن شریف کی تعلیم ہے مگر انجیل میں بغیر کسی شرط کے ہر ایک جگہ عفو اور درگذر کی ترغیب دیگئی ہے اور انسانی دوسرے مصالح کو

---

* عیسائی مذہب میں دین کی حمایت کیلئے ہر ایک قسم کا افترا کرنا اور جھوٹ جائز بلکہ موجب ثواب ہے دیکھو پولوس کا قول۔ منہ

* پادری فنڈل صاحب نے اپنی کتاب میزان الحق میں اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ عرب کے عیسائی بھی وحشیوں کی طرح تھے اور بے خبر تھے۔ منہ

* قرآن شریف نے تو اپنی نسبت معجزہ اور بے مثل ہونیکا دعویٰ کرکے اپنی برتریت اس طرح پر ثابت کردی کہ بلند آواز سے کہدیا کہ اگر کوئی اسکو انسانی کلام سمجھتا ہے تو وہ جواب دے لیکن تمام مخالف خاموش رہے۔ مگر انجیل کو تو اوسی زمانہ میں یہودیوں نے مسروقہ قرار دیا تھا۔ انجیل نے دعوےٰ کیا کہ انسان ایسی انجیل بنانے پر قادر نہیں [illegible] ہیں۔ قرآن شریف پر یہ کیونکہ قرآن شریف کا تو دعویٰ ہے کہ انسان ایسا قرآن بنانے پر قادر نہیں اور تمام مخالفین نے چپ ہو کر اس دعویٰ کو سچا ہونا ثابت کر دیا۔ منہ

* یہودیوں کے اس بیان کی خود حضرت مسیحؑ کے قول میں تائید پائی جاتی ہے کیونکہ حضرت مسیح انجیل میں فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے حرامکار مجھ سے نشان مانگتے ہیں انکو کوئی نشان نہیں دکھلایا جائیگا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ نے کوئی معجزہ یہودیوں کو دکھلایا ہوتا تو ضرور وہ یہودیوں کی اس درخواست کے وقت ان معجزات کا حوالہ دیتے۔ منہ

* جو لوگ مسلمان کہلا کر حضرت عیسیٰ کو مع جسم عنصری آسمان پر پہنچاتے ہیں وہ قرآن شریف کے برخلاف ایک لغو بات منہ پر لاتے ہیں قرآن شریف تو آیت فلما توفیتنی میں حضرت عیسیٰ کی موت ظاہر کرتا ہے اور آیت قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا۔ میں انسان کا مع جسم عنصری آسمان پر جانا ممتنع قرار دیتا ہے پھر یہ کیسی جہالت ہے کہ کلام الٰہی کے مخالف عقیدہ رکھتے ہیں توفی کے یہ معنے کرنا کہ مع جسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانا اس سے بڑھکر کوئی جہالت نہیں ہوگی اول تو کسی کتاب لغت میں توفی کے یہ معنے نہیں لکھے کہ مع جسم عنصری آسمان پر اُٹھایا جانا ہے ماسوا اسکے یہ بھی آیت فلما توفیتنی قیامت کے متعلق [illegible] کو حضرت عیسیٰ خدا تعالیٰ کو یہ جواب [illegible] لازم آتا ہے کہ قیامت تو آجائیگی مگر حضرت عیسیٰ ابھی نہیں مرینگے اور مرنے سے پہلے ہی مع جسم عنصری خدا کے سامنے پیش ہو جائینگے قرآن شریف کی یہ تحریف کرنا یہودیوں سے بڑھکر قدم ہے۔ منہ

* قرآن شریف نے بے مل عفو اور درگذر کو [illegible] کیونکہ اس سے انسانی اخلاق [illegible]

بغیر تعلیم سلسلہ تمدن کا چل رہا ہے پامال کردیا ہے۔ بلکہ اخلاق قویٰ کے درخت کی تمام شاخون مین سے صرف ایک شاخ کے بڑھنے پر زور دیا ہے اور باقی شاخون کی رعایت قطعاً ترک کردی گئی ہے پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہین کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اسپر بددعا کی اور دوسرون کو دعا کرنا سکھلایا اور دوسرون کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اسقدر بدزبانی مین بڑھ گئے کہ یہودی بزرگون کو ولد الحرام تک کہدیا اور ہر ایک وعظ مین یہودی علماء کو سخت سخت گالیان دین اور بُرے بُرے انکے نام رکھے۔ اخلاقی تعلیم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے پس کیا ایسی تعلیم ناقص جسپر انہون نے آپ بھی عمل نہ کیا خدا تعالےٰ کیطرف سے ہوسکتی ہے۔ پاک اور کامل تعلیم قرآن شریف کی ہے جو انسانی درخت کی ہر ایک شاخ کی پرورش کرتی ہے اور قرآن شریف صرف ایک پہلو پر زور نہین ڈالتا بلکہ کبھی تو عفو اور درگذر کی تعلیم دیتا ہے مگر اس شرط سے کہ عفو کرنا قرین مصلحت ہو اور کبھی مناسب محل اور وقت کے مجرم کو سزا دینے کے لئے فرماتا ہے پس درحقیقت قرآن شریف خدا تعالےٰ کے اس قانون قدرت کی تصویر ہے جو ہمیشہ ہماری نظر کے سامنے ہے یہ بات نہایت معقول ہے کہ خدا کا قول اور فعل دونون مطابق ہونے چاہئیں یعنی جس رنگ اور طرز پر دنیا مین خدا تعالےٰ کا فعل نظر آتا ہے ضرور ہے کہ خدا تعالےٰ کی سچی کتاب اپنے فعل کے مطابق تعلیم کرے نہ یہ کہ فعل سے کچھ اور ظاہر ہو اور قول سے کچھ اور ظاہر ہو۔ خدا تعالےٰ کے فعل مین ہم دیکھتے ہین کہ ہمیشہ ہر ایک موقعہ پر درگذر نہین بلکہ وہ مجرمون کو طرح طرح کے عذابون سے سزایاب بھی کرتا ہے ایسے عذابون کا پہلی کتابون مین بھی ذکر ہے ہمارا خدا صرف حلیم خدا نہین بلکہ وہ حکیم بھی ہے اور اس کا قہر بھی عظیم ہے۔ سچی کتاب وہ کتاب ہے جو اس کے قانون قدرت کے مطابق ہے اور سچا قول الٰہی وہ ہے جو اس کے فعل کے مخالف نہین ہم نے کبھی مشاہدہ نہین کیا کہ خدا تعالےٰ نے اپنی مخلوق کے ساتھ ہمیشہ حلم اور درگذر کا معاملہ کیا ہو اور کوئی عذاب نہ آیا ہو۔ اب بھی ناپاک طبع لوگون کے لئے خدا تعالےٰ نے میرے ذریعہ سے ایک عظیم الشان اور ہیبت ناک زلزلہ کی خبر دے رکھی ہے جو انکو ہلاک کریگا اور طاعون بھی ابھی دور نہین ہوئی۔ پہلے اس سے نوح کی قوم کا کیا حال ہوا۔ لوط کی قوم کو کیا پیش آیا۔ سو یقیناً سمجھو کہ شریعت کا اصل منشاء تخلق باخلاق اللہ ہے یعنے خدائے عزوجل کے اخلاق اپنے

اندر حاصل کرنا یہی کمال نفس ہے اگر ہم یہ چاہین کہ خدا سے بھی بڑھکر کوئی نیک خلق ہم مین پیدا ہو تو یہ بے ایمانی اور پلید رنگ کی گستاخی ہے اور خدا کے اخلاق پر ایک اعتراض ہے۔

اور پھر ایک اور بات بھی غور کرنے کے لائق ہے کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے اور نیک لوگون کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے مگر یہ ہمنے خدا کے قانون قدرت مین کبھی نہین دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اس سے بکری کی درد سر جاتی رہے۔ پھر ہمین معلوم نہین ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسرون کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے اور یہ کونسا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کرسکین کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کرسکتا ہے بلکہ مشاہدہ اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے کیونکہ جب تک مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہین کیا تھا تب تک عیسائیون مین نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹکر ہر ایک طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیون کے نفسانی جوشون کا حال ہوا۔ کچھ شک نہین کہ اگر یہ خودکشی مسیح سے بالارادہ ظہور مین آئی ہے تو یہ بیجا کام کیا اگر وہ زندگی وعظ و نصیحت مین صرف کرتا تو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچتا۔ اس بیجا حرکت سے دوسرون کو کیا فائدہ ہوا۔ ہان اگر مسیح خودکشی کے بعد زندہ ہوکر یہودیون کے روبرو آسمان پر چڑھ جاتا تو اس سے یہودی ایمان لے آتے مگر اب تو یہودیون اور تمام عقلمندون کے نزدیک مسیح کا آسمان پر چڑھنا محض ایک فسانہ اور گپ ہے۔

اور پھر تثلیث کا عقیدہ بھی ایک عجیب عقیدہ ہے کیا کسی نے سنا ہے کہ مستقل طور پر اور کامل طور پر تین بھی ہون اور ایک بھی ہو اور ایک بھی کامل خدا اور تین بھی کامل خدا ہو۔ عیسائی مذہب بھی عجیب مذہب ہے کہ ہر ایک بات مین غلطی اور ایک ٹھوکر مین لغزش ہے۔ اور پھر باوجود ان تمام تاریکیون کے آئندہ زمانہ کیلئے وحی اور الہام پر مہر لگ گئی ہے اور اب ان تمام انجیل کی غلطیون کا فیصلہ جو عقائد عیسائیون کی وحی جدید کی رو سے تو غیر ممکن ہے کیونکہ ان کے عقیدہ کے موافق اب وحی آگے نہین بلکہ پیچھے رہ گئی ہے اب تمام مدار صرف اپنی اپنی رائے پر ہے جو جہالت اور تاریکی سے مبرا نہین۔ اور ان کی انجیلین اسقدر ہیر پھیر کا مجموعہ ہین جو ان کا سمجھنا ناممکن ہے مثلاً ایک عاجز انسان کو خدا بنانا اور دوسرون کے گناہون کی سزا مین اس کے لئے صلیب تجویز کرنا

اور تین دن تک اسکو دوزخ مین بھیجنا۔ اور پھر ایک طرف خدا بنانا اور ایک طرف گریزی اور دروغگوئی کی عادت کو اسکی طرف منسوب کرنا چنانچہ انجیلون مین بہت سے ایسے کلمات پائے جاتے ہین جن سے نعوذ باللہ حضرت مسیح کا دروغگو ہونا ثابت ہوتا ہے مثلاً وہ ایک چور کو وعدہ دیتے ہین کہ آج بہشت مین تو میرے ساتھ روزہ کھولے گا اور ایک طرف وہ خلاف وعدہ اسی دن دوزخ مین جاتے ہے اور تین دن دوزخ مین ہی رہتے ہین۔ ایسا ہی انجیلون مین یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان آزمایش کے لئے مسیح کو کئی جگہ لئے پھرا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مسیح خدا بنکر بھی شیطان کی آزمایش سے بچ نہ سکا اور شیطان کو خدا کی آزمائش کی جرأت ہوگئی۔ یہ انجیل کا فلسفہ تمام دنیا سے نرالا ہے۔ اگر درحقیقت شیطان مسیح کے پاس آیا تھا تو مسیح کے لئے بڑا عمدہ موقع تھا کہ یہودیون کو شیطان دکھلا دیتا کیونکہ یہودی حضرت مسیح کی نبوت کے سخت انکاری تھے وجہ یہ کہ ملاکی نبی کی کتاب مین سچے مسیح کی یہ علامت لکھی تھی کہ اُس سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا مین آئیگا۔ پس چونکہ الیاس نبی دوبارہ دنیا مین نہ آیا اسلئے یہودی اب تک حضرت عیسیٰ کو مفتری اور مکار کہتے ہین۔ یہ یہودیون کی ایسی حجت ہے کہ عیسائیون کے پاس اس کا کوئی جواب نہین۔ اور شیطان کا مسیح کے پاس آنا یہ بھی یہودیون کے نزدیک مجنونانہ خیال ہے اکثر مجانین ایسی ایسی خوابین دیکھا کرتے ہین یہ مرض کابوس کی ایک قسم ہے اس جگہ ایک محقق انگریز نے یہ تاویل کی ہے کہ شیطان کے آنے سے مراد یہ ہے کہ مسیح کو تین مرتبہ شیطانی الہام ہوا تھا مگر مسیح شیطانی الہام سے متاثر نہین ہوا۔ ایک شیطانی الہام یہ تھا کہ مسیح علیہ السلام کے دل مین شیطان کی طرف سے یہ ڈالا گیا کہ وہ خدا کو چھوڑ دے اور محض شیطان کے تابع ہوجائے۔ مگر تعجب

کہ شیطان خدا کے بیٹے پر مسلط ہوا اور دنیا کی طرف اس کو رجوع دیا حالانکہ وہ خدا کا بیٹا کہلاتا ہے اور پھر خدا ہونے کے برخلاف وہ مرتا بھی ہے اور مرا کرتا ہے۔ اور اگر محض انسان مرا ہے تو پھر کیون یہ دعوے ہے کہ ابن اللہ نے انسانون کے لئے جان دی۔ اور پھر وہ ابن اللہ کہلاکر قیامت کے وقت سے بھی بے خبر ہے جیسا کہ مسیح کا اقرار انجیل مین موجود ہے کہ وہ باوجود ابن اللہ ہونے کے نہین جانتا کہ قیامت کب آوے گی۔ باوجود خدا کہلانے کے قیامت کے علم سے بے خبر ہونا کسقدر بیہودہ بات ہے۔ بلکہ قیامت تو دور ہے اوس کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ جس درخت انجیر کی طرف چلا اسپر کوئی پھل نہین۔

اب ہم اصل امر کی طرف رجوع کرکے مختصر طور پر بیان کرتے ہین کہ خدا تعالےٰ کی ایک وحی اگر کسی گذشتہ قصہ یا کتاب کے مطابق آجائے یا پوری مطابق نہ ہو یا فرض کرو کہ وہ قصہ یا وہ کتاب لوگون کی نظر مین ایک فرضی کتاب یا فرضی قصہ ہے تو اس سے خدا تعالےٰ کی وحی پر کوئی حملہ نہین کرسکتا جن کتابون کا نام عیسائی لوگ تاریخی کتابین رکھتے یا آسمانی وحی کہتے ہین یہ تمام بے بنیاد باتین ہین جنکا کوئی ثبوت نہین اور کوئی کتاب ان مین سے شکوک و شبہات کے گند سے خالی نہین۔ اور جن کتابون کو وہ جعلی اور فرضی کہتے ہین ممکن ہے کہ وہ جعلی نہ ہون اور جن کتابون کو وہ صحیح مانتے ہین ممکن ہے کہ وہ جعلی ہون۔ خدا تعالےٰ کی کتاب ان کی مطابقت یا مخالفت کی محتاج نہین ہے خدا تعالیٰ کی سچائی کا یہ معیار نہین ہے کہ ایسی کتابون کی مطابقت یا مخالفت دیکھی جائے عیسائیون کا کسی کتاب کو جعلی کہنا ایسا امر نہین ہے کہ یہ پورا پورا مشتمل تحقیقات سے ثابت ہوچکا ہے۔ اور نہ انکا کسی کتاب کو صحیح کہنا کسی باضابطہ ثبوت پر مبنی ہے نری ٹھکلین اور خیالات مین۔ لہٰذا انکے یہ بیہودہ خیالات خدا کی کتاب کے معیار نہین ہوسکتے بلکہ معیار یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ وہ کتاب خدا کے قانون قدرت اور تائید قدرت سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرتی ہے یا نہین (باقی)

یہ مسلمان نہین بلکہ یہودی لوگ الیاس نبی کے دنیا مین دوبارہ آنے اور آسمان سے اُترنے کے ایسے ہی منتظر تھے جیسے کہ آجکل ہمارے سادہ طبع مولوی حضرت عیسیٰ کے آسمان سے اُترنے کے منتظر ہین مگر حضرت عیسیٰ کو ملاکی نبی کی اس پیشگوئی کی تاویل کرنی پڑی اسی وجہ سے یہودی اب تک انکو سچا نبی نہین جانتے کہ الیاس آسمان سے نہین اُترا۔ اسی عقیدہ کی وجہ سے یہودی تو واصل جہنم ہوگئے ایسا ہی ہمارے خام مسلمان انکا مین سراسر یہودیون کا رنگ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوگئی۔ منہ

دنیا مین ایک قرآن ہی ہے جس نے خدا کی ذات و صفات کو خدا کے اُس قانون قدرت کے مطابق ظاہر فرمایا ہے جو خدا کے فعل سے دنیا مین پایا جاتا ہے اور جو انسانی فطرت اور انسانی ضمیر مین منقوش ہے عیسائی صاحبون کا یہ کہنا کہ انجیل کے دروازہ مین محبوس ہے اور جس تک انجیل نہین پہنچی وہ اس خدا سے بیخبر ہے لیکن جس خدا کو قرآن پیش کرتا ہے اس سے کوئی شخص ذوی العقول مین سے بیخبر نہین اسلئے سچا خدا وہی خدا ہے جسکو قرآن نے پیش کیا ہے جسکی شہادت

مولوی محمد بشیر صاحب اہلحدیث کی خلوت اور جلوت کا راز

واعظان کین جلوہ بر محراب ممبر مے کنند
چون بخلوت مے روند آن کار دیگر مے کنند

ناظرین عنوان مندرجہ بالا سے آپ حیران ہونگے کہ یہ کیسا راز ہے جسکا افشاء کیا جاتا ہے اور خلوت جلوت سے کیا مراد ہے مگر تہوڑا صبر کرین یہ سب آگے چل کر خود بخود سمجھ مین آجائیگا اب ذرا متوجہ ہوکر سنیئے - ایک پرچہ مورخہ ۲۹ - ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ بدست محمد عمر سر مہ فروش بر مکان اخویم منشی قادر بخش صاحب بر فخانہ والے کے منجانب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی نے مجھکو ملا - جو میری اوس تحریر کے جواب مین لکھ کر بہیجا ہے جس کو محمد عمر مذکور کی درخواست زبانی پر بعینہ بدین مضمون لکہدیا تہا کہ " اگر مولوی محمد بشیر صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو معاذ اللہ کاذب سمجھتے ہین تو انہین الفاظ مین جسین عینیہ حلفیہ علے وجہ البصیرۃ انکی تصدیق کی ہے تکذیب کرین " اور یہ دریافت کرنا مولوی صاحب سے محض اس خیال پر تہا کہ مولوی صاحب کے زہد و تقوی علم و فضل کے حضرات اہلحدیث بہت ہی مداح تہے نیز یہ بہی سبب تہا کہ اب شاید مولوی صاحب کفر و دجل سے باز آگئے ہونگے کیونکہ اونکی مشین تکفیر و تکذیب کے تمام پرزے زنگ خوردہ ڈہیلے اور ردی ہو چکے ہین - ہان ایک یہ بہی گمان تہا کہ قبل ازین تہوڑے دن ہوئے جبکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مع خدام ذی احترام بماہ شعبان ۱۳۲۳ھ دہلی مین رونق افروز ہوئے تہے تو جناب مولوی صاحب کے ہمعصر احسن المناظرین عمدۃ المتکلمین جناب مولینا مولوی سید محمد احسن صاحب احمدی امروہوی دامت برکاتہم نے ایک خط معہ نسخہ جات مندرجہ ذیل کے (مواہب الرحمان مصنفہ مسیح الزمان علیہ السلام تبلیغ الحق مصنفہ امام الزمان علیہ السلام الفرقان بجواب البرہان مصنفہ احسن المناظرین سلمہ) خدمت فیض درجت مولوی صاحب مین ارسال کرکے اشتیاق ملاقات بہی ظاہر فرمایا تہا اور اس ملاقات سے غرض یہی تہی کہ شاید حجاب لاعلمی جو دربارہ صداقت دعویٰ مسیح موعود علیہ السلام عارض خاطر عالی ہو رہا ہے وہ اٹھ جاوے - مگر بقول شہیر ؎

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ مے آرد سکندر را

آپنے (مولوی محمد بشیر صاحب نے) چند موانعات مصالح دنیوی کے بناپر جیسا کہ مضمون جواب مرسلہ آنجناب سے ظاہر اور حامل خط کی زبانی باہر ہوا محروم رہنا پسند فرمایا) چونکہ جواب خط مرسلہ احسن المناظرین مدظلہم سے آپکا کفر و دجل سے رجوع ثابت ہوتا تہا اسلئے امید تہی کہ شاید یصدون عن سبیل اللہ کے مصداق ہونے سے اب باز آگئے ہین - مگر ایسا نہین ؎

ترا من باوفا دانستہ بودم ٭ غلط کردم خطا دانستہ بودم
اور ؎
مہربان جسکو سمجھتا تہا ستمگر نکلا
لعل کا جسپہ گمان کرتا تہا پتھر نکلا

میرا خیال آپکی نسبت غلط نکلا - ابمین آپ کا وہ جواب بجنسہ جو ہمارے پاس موجود ہے اور اخبار بدر اور رسالہ المنظور مین شائع ہی ہوچکا ہے نقل کرکے بعد ازان پرچہ مورخہ ۲۵ ، ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ نقل کرونگا جواب خط کو خلوت کے راز اور پرچہ ثانی کو جلوت کے اظہار سے ناظرین مضمون کے سمجھانیکے واسطے موسوم کیا گیا ہے - بعد ازان چند امور استفساراً عرض کرکے طالب جواب ہونگا جنکے مفصل جواب آنے پر انشاء اللہ پہر اور کچھ کہونگا - فانتظر

جواب مولوی محمد بشیر صاحب بنام احسن المناظرین مولوی محمد احسن صاحب احمدی امروہوی الموسوم بہ راز خلوت

"مکرم بندہ جناب مولوی محمد احسن صاحب دام مجدکم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ معہ ہدایا مرسلہ وصول ہوا ممنون فرمایا مجھکو آپکی ملاقات کا شوق زاید از حد ہے - اور ارادہ مصمم ملاقات کا تہا مگر چند موانع اور مصالح کیوجہ سے قاصر رہا معاف فرماوین - ان بعض مصالح کا حال حامل پرچہ ہذا کی زبانی ظاہر ہوگا - والسلام خیر ختام " خاکسار محمد بشیر عفی عنہ از کوچہ چہڑاوہ (۲۵ - شعبان ۱۳۲۳ھ -

اس مراسلت موسومہ راز خلوت کے اون جملونکو جو زیر خط ہین مولوی صاحب حضوصاً خلوت مین اور ناظرین عموماً ہر ایک جلوت مین ملاحظہ فرماکر خود ہی انصاف کرلین کہ آیا کفار اور دجالین کذابین کو انہین خطابات السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جیسے دعائیہ کلمات سے مخاطب کرنا اور ایسی کتابون کو جنمین معاذ اللہ حسب زعم مولانا کفر اور دجل اور کذب کا اظہار اور اشتہار ہے ہدایا کا لقب عطا فرمانا اور محض ہدایا ہی نہین بلکہ اسکو قبول کرکے ممنونیت کا اظہار کرنا اور ایسے لوگون سے جو دجالین کذابین کفارین سے ہین ملاقات کا از حد شوق رکھکر ارادہ مصمم کرلینا جو بوجہ کسی مصالح اور موانع کی جس کا حال زبانی حامل جواب کہلا بہیجا تہا پورا نہ ہونا - دیندار باوقار علماء ربانی مومن باللہ کی شان ہے - کیا ایسے عالم جو کسی کو زبان سے دجال اور کذاب اور کافر کہین پہر اسی شخص کو یا اسکے متبعین کو رحمۃ اللہ اور برکاتہ کی دعائین اسی زبان سے دین افسوس لم تقولون ما لا تفعلون کے مصداق ہین - یہ ہے ناظرین مولوی صاحب کا راز خلوت یا کہانیکے دانت اب اگلا جلوہ ممبر کا نقشہ دکہاتا ہون جو دکہانیکے دانت ہین -

مولوی محمد بشیر صاحب کا جلوہ محراب و ممبر یا دکہانیکی دانت الموسوم بہ

"خاکسار کو مرزا صاحب کی تصدیق و تکذیب سے کچہ غرض نہین ہے اگر آپ لوگ یہ چاہتے ہین کہ مین اپنا عقیدہ مرزا صاحب کے بارہ مین لکہون تو سنیئے میرا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب کافر و دجالین کذابین مین سے ہین - واللہ علی ما نقول وکیل " کتبہ محمد بشیر عفی عنہ ۲۹ - ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ -

وہ پہلا خط آخیر شعبان ۱۳۲۳ھ کا ہے جسمین آپ مرزا صاحب علیہ السلام کی مخلص تبع اپنے ہم مقابل مولوی سید محمد احسن صاحب سلمہ کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے پاک اور مبارک دعائیہ خطاب سے مخاطب کرا فرماتے ہین - جو کہ " چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند " کا مصداق اور دکہانیکے دانتون کا نمونہ ہے اور یہ دوسرا پرچہ آخیر ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ کا لکہا ہے جو بعد سہ ماہ خط سابق کی بطن مادر سے جلوہ افگن ہوا ہے اور مصداق " واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر مے کنند " اور دکہانیکے دانتون کا نمونہ ہے ذرا مولوی صاحب ان ہر دو تحریرون کو جو ایک ہی زبان و قلم سے صرف بہ تفاوت سہ ماہ صادر ہوئی ہین تطبیق تو فرماوین - مولینا ذرا کلام الٰہی کے ان آیات مبارکہ کو خلوت مین پڑھکر خشیۃ اللہ سے کام لین - ارأیتم ان کان من عند اللہ ثم کفرتم بہ من اضل ممن ہو فی شقاق بعید سنریہم آیتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق - اولم یکف بربک انہ علی کل شیء شہید - الجزو ۲۵ - رکوع ۱ - اور ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا یعنی جو تمپر سلام علیک کرے اوسکو مت کافر کہو

چون نسیم صبح محشر پردہ گذار زر کار
ایک تکفیر مسلمان کی از بخل و کین
کہہ گویان راچہ امیگوئی کافر مولوی
سہل شد از زبان خویش تکفیر امام
گر کنی تکفیر مر خود چہ کار کردہ
چند بر تکفیر بازی چند استہزا اکنی
پیرستی خلق پیران را امید انی ہنوز

کیست من کافر خود بگردد آشکار
چون نترسی از خدائی راند اوز دیار
شرمت آید از خدا عادل و ذی اختیار
مشکل افتد آن زبان چون پسند تو کردگار
رو اگر مردی جہوی ابا اسلام انداز
گر نداری خوف حق دیجے کفر خود برار
لاف ایمان خود چہ میزنی نوایمان کیا بیار

اور پہر براہ مہربانی مندرجہ ذیل سوالات کو پیش نظر رکھکر جواب ارقام فرماوین -

(۱) مرزا صاحب علیہ السلام کی وجوہ کفر و کذب و دجل کیا ہین ؟ اس سوال کا جواب لکہنے سے پہلے رسالہ تحذیر المومنین علامہ زمن مولوی سید محمد احسن صاحب احمدی مدظلہ العالی کا جو بجواب کفر نامہ بٹالوی تصنیف ہے شائع ہوچکا ہے اور نیز اعلام الناس حصہ سوم جو جناب الٰہی کی چند سال سے تنگ نظر کے فرض سے تصنیف . . . . ہوکر طبع ہوا ہے ملاحظہ فرمالیوین - تا ایسا نہو کہ اوسی بیتی بٹالوی لکیر پر چلنے لگین جسکا قلع قمع مدت سے ہوچکا ہے - (۲) (کتاب ہدایت انساب انہ الاوہام مصنفہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کا جواب جسکا وعدہ آپنے رسالہ حق الصریح کے صفحہ ۳۱، ۳۲، ۳۴ مین بہدوسکے صاف تین بار فرمایا تہا اور لکہا تہا کہ اسکا جواب جلد ہونیوالا ہے اس عدہ کو آجتک ۱۳ سال سے زائد کا عرصہ گذر چکا اوس کا ایفاء آجتک کیون نہین ہوا ؟ اور اگر جواب شائع ہوچکا ہے تو اوس کے پتہ و نشان وغیرہ سے مطلع فرماوین ؟ ایسا ہی اعلام الناس حصہ سوم کے بہی جواب کا مطالبہ ہے گرہ ہے (۳) اشتہار مباہلہ مندرجہ رسالہ انجام آتہم و اشتہار مشمولہ تحفہ گولڑویہ انعامی پانصد روپیہ کا جنمین آپ بہی مخاطب ہین آپنے کیا جواب دیا کیا آپنے باوجود یقین کذب مرزا صاحب کے مباہلہ کے واسطے مستعدی دکہلائی ؟ یا باوجود تحقیق کذب مرزا صاحب کے آپنے کسی ایسے کاذب کی نظیر بجواب اشتہار انعامی ۵۰۰ روپیہ پیش کی ؟ یہ تمام اشتہارات آپکے پاس بہیجے جاچکے ہین جو اب بہی آپ ان کا جواب دین اگر دیسکتے ہین ؟ (۴) آیت مَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ جسکا ترجمہ یہ ہے کہ " نہین قتل کیا اوسکو اور نہین مصلوب کیا اوسکو ولیکن مشابہ کیا گیا واسطے اون کیلئے " اس مین شبہ از باب تفعیل تشبیہ مصدر سے فعل ماضی مجہول جس مین ضمیر واحد غائب مستتر مفعول مالم یسم فاعلہ ہے جسکا ترجمہ مانند کیا گیا وہ ہے پس اس ضمیر غائب یعنی وہ کا مرجع ماقبل اس آیت مین یا تمام قرآن شریف مین کہان مذکور ہے ؟ اگر مذکور نہین تو اضمار قبل الذکر کی کوئی مثال تمام قرآن شریف یا کلام مخلوق کے عبارہ مین ہو تو بیان فرماوین نیز حرف لکن جو استدراک کے واسطے آتا ہے (جس سے دفعیہ وہم سامع مقصود ہوکر اس حرف لکن کے جملہ مابعد سے اوسکا دفعیہ کیا جاتا ہے) آتا ہے - اس آیت کے جملہ ماقبل سے کون سا وہم سامع کو پیدا ہوتا تہا جسکا دفعیہ حرف لکن کو ملاکر کیا گیا ؟ اور کس جملہ سے دفعیہ وہم کا - اور کیونکر ہوا ؟ نیز اس مین مشبہ اور مشبہ بہ کون ہے اور صفت تشبیہ کیا ہے (۵) عیسی علیہ السلام جو بنی اسرائیل کیطرف رسول کرکے بہیجے گئے تہے اور اونکو ایک کتاب انجیل اور ایک امت نصاری دیگئی تہی) کس حیثیت سے زمین پر نازل ہونگے آیا اپنے اسی اصلی حیثیت سے جو اوس وقت موجود تہی یعنی مع الرسالت والنبوت والکتاب للامت نازل ہونگے ! یا اون سے منعزل ہوکر ؟ غور سے جواب دین (۶) نبوت و رسالت مین کیا فرق ؟ امتی اور نبی و رسول مین کیا فرق ہے ؟ کوئی فرد امت محمدیہ کا کسی نبی ہو سوائے آنحضرت صلعم کے نفضل بہی ہوسکتا ہے یا نہین ؟ اگر ہوسکتا ہے تو یہ فضیلت کلی ہے یا جزئی ؟ لوازمات نبوت و رسالت جنسے تحقق نبوت و رسالت ہو کیا کیا ہین ؟ - اور یہ لوازمات کسی حالت مین انبیا و رسل سے منفک بہی ہوسکتی ہین اگر ہوسکتی ہین تو کس حالتین ؟ (۷) لفظ توفی جو باب تفعل ہے جبکہ اسکا مفعول ایک انسان ہو تو کن کن معنون مین آتا ہے ؟ مطلق توفی سے بحث نہین ہے بلکہ اوس توفی سے سوال ہے جو ذی روح انسان کے واسطے بولا جاوے ؟ سوائے اگر یہ سوائے قبض روح کی کسی قبض جسم یا قبض روح مع الجسم کے معنون مین بہی آیا ہو تو اوس کی تین مثالین قرآن و حدیث و لغت عرب سے نقل فرماوین زبانی دعوی بغیر امثلہ کے مسموع نہوگا مصادرۃ علی المطلوب کے مرتکب نہ ہوجاوین نیند یا موت توفی کے معنی نہین ہین بلکہ یہ دو مختلف نتیجے باثر اس فعل کے ہین جو بعد صدور فعل توفی مترتب ہوتے ہین انکو معنون مین کچھ دخل نہین ہے ؟ اگر متوفی کے معنی جو متنازعہ فیہ ہے سوائے قبض روح کے قبض جسم یا قبض روح مع الجسم یا کچھ اور آپ ثابت کردین تو مبلغ ایکسو روپیہ انعام آپکو دیا جاویگا یہ اقرار صحیح شرعی ہے بذریعہ عدالت بہی آپ اس اقرار کے ذریعہ روپیہ وصول کرسکتے ہین - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

ملہ کیا دیکہا تم نے اگر یہ ہو عند اللہ کیطرف سے پہر انکار کیا تم نے اوسکا اوس سے زیادہ

. . . نشانیاں دور دور اور اون کے نفوس مین حتی ظاہر ہوجاویگا . . . اون کے واسطے کیا کافی نہو . . . شہادت دور وہ ہر حنہ مر گواہ ہے - ۱۲

مراسلت

یالیت قومی یعلمون

جن حضرات نے ۲۴۔ جنوری سنہ ۶ کے الحکم میں میرے ریویو اور مراسلت اور اوسکے بعد کے خط کو دیکھا ہے وہ واقف ہیں کہ حکیم احمد اللہ خانصاحب نجیب آبادی نے کسطرح مجھکو متوجہ کیا اور میری متعدی پر کسقدر بزدلی کے ساتھ گریز اختیار کی۔ آج روزانہ پیسہ اخبار ۱۵ و ۱۶۔ فروری سنہ ۶ کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ حکیم صاحب نے "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی" کے ہیڈنگ سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ مجھکو معتبر ذریعوں سے معلوم ہو کہ یہ مضمون مہینوں کی کوشش اور جانفشانی سے تیار کیا گیا ہے میں اسکے مطالعہ کا بڑا مشتاق تھا خدا کا شکر ہے کہ آج پیسہ اخبار میں اسکو دیکھا اور بالاستیعاب مطالعہ کرنیکے بعد بے اختیار زبان سے یہ شعر نکلا ؎

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

روزانہ پیسہ اخبار کی بڑی تقطیع کا تقریبًا ایک کالم صرف اس اعتراض میں سیاہ کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب کے مریداونکے نام کے ساتھ "علیہ السلام" کیوں لکھتے ہیں۔ بادشاہ وزیر کی کہانی اور نواب صاحب لوہارو کی داستان اور ان کی ہزار روپیہ تنخواہ کی عجیب و غریب غیر مانوس حکایت لکھی گئی ہے۔ میں حیران ہوں کہ مولوی ہونے کا دعوے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے متعلق نکتہ چینی۔ علیہ السلام کے خطاب پر اعتراض۔ اور ثبوت میں ایسی ایسی بے سرو پا باتیں لکھنا سوائے اس ہکے اور کیا کہوں کہ ؎

محبت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

قرآن شریف سے مومنین پر خدا کا سلام بھیجنا ثابت۔ امام حسن علیہ السلام سے لیکر شیعوں کے اول سے بارھویں امام تک سب کے لئے آپ کے نزدیک علیہ السلام لکھنا جائز مگر مسیح موعود علیہ السلام کیلئے علیہ السلام ناجائز۔ اور پھر یہی گویا تمام اعتراضات کا سنگ بنیاد! آپ کے پیشوا نواب صدیق حسن خانصاحب اپنی کتاب تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر میں اپنی کتاب کے ایک مضمون کی پیشانی صاف "مہدی علیہ السلام" لکھیں اور جا بجا علی رضا رضی اللہ عنہ اور محمد جواد رضی اللہ عنہ تحریر فرمائیں اور آپ مسیح موعود اور اون کے مقدس دوستوں کے لئے (جو کما استخلف الذین من قبلہم کے مصداق ہیں) علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ لکھنے سے باغی

اور نافرمان قرار دیتے ہیں۔ سچ ہے ؎

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان برد

کہئے حضرت! آپ تو لکھتے ہیں کہ "ایسا لکھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکے دوستوں کی حقارت اور بے عزتی کی ہے اسلئے کہ یہ خطاب علیہ السلام مرسلین کا جو صاحب کتاب و شریعت تھے ہے"۔ یہ تو بتائے کہ آپ کے مقتدا و پیشوا نے تو ہم سے بھی پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اون کے دوستوں کی بیعزتی کی اور اگر آپ نواب صدیق حسن خانصاحب کو بھی اس خطا میں مبتلا اور باغی و نافرمان نہ سمجھتے ہیں۔ تو ذرا مہربانی فرماکر کچھ شان مولویت دکھایئے۔ اور کتاب و سنت سے اس خطاب کی رسول صاحب شریعت کے لئے خصوصیت تو ثابت کیجئے۔ یہ دلیری قابل داد ہے کہ مولوی کہلاکر مذہبی اعتراض کے لئے نہ قرآن شریف کی کوئی آیت نہ کوئی حدیث بلکہ ثبوت میں نواب صاحب لوہارو کی کہانی خلاف وزارت اور شاہی غلاموں کی لکھا! استغفر اللہ۔ دیکھو اس خدا کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت نے آپ کو کسقدر ذلیل کیا اور کسقدر آپکی عقل پر پردے پڑ گئے کہ آپ نے اپنی طرف سے اماکم منکم کے معنے یا تفسیر لکھی ہے کہ "وہ کوئی نئی شریعت لیکر نہیں آئینگے صرف ہماری شریعت میں ایک مسئلہ میں تبدیلی کرینگے یعنی جزیہ موقوف کردینگے۔ لوکان موسیٰ و عیسیٰ والی حدیث اور دیگر صدہا احادیث اور آیات سے اس بات کے ثابت ہوتے ہوئے بھی کہ اس شریعت میں قیامت تک ترمیم تنسیخ نہیں ہوسکتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہوئے بھی آپنے اماکم منکم جیسی تصریح کے ایسے غلط معنی کئے کہ جس سے ایک ایسے نبی کا آنا ثابت ہوتا ہے۔ جو ہماری اس اکمل شریعت میں تبدیل تنسیخ کریگا۔ کسی نے آپ کے حسب حال اچھا کہا ہے ؎

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا ذلیل
ہم کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گئے

آگے آپ فرماتے ہیں "اس دعوے کا انکے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے نہ قرآن سے نہ حدیث سے صرف انجیل متی سے یہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواری یوحنا کی نسبت یہ فرمایا کہ الیاس یہی ہے"۔ سچ ہے کہ تعصب انسان کو اندھا کر دیتا ہے تمام قرآن شریف ہمارے امام علیہ السلام کی تائید کر رہا ہے صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث اور اجماع صحابہ اور اکثر بزرگان دین سب ہمارے امام علیہ السلام کے دعاوی کے موید ہیں۔ زمانہ علیحدہ پکار پکار کر تصدیق کر رہا ہے۔ نشانات اور خوارق علیحدہ گواہی دے رہے ہیں منجملہ انکے بطور تائیدی ثبوت کے توریت و انجیل وغیرہ سے بھی شہادتیں لیجاتی ہیں آپ

لکھتے ہیں کہ یک یہ ہی ثبوت ہے۔ خیر اگر آپ ایسا نہ لکھتے تو آپ کا مبلغ علم اور مایۂ لیاقت کیسے ظاہر ہوتا۔ آپ اگر تعصب اور ہٹ دھرمی کو علیحدہ رکھکر مجیسے افہام و تفہیم پر رضامند ہوجاتے تو آج آپکو قرآن و حدیث کے ثبوت معلوم ہوتے اور آپ سے ایسی قابل مضحکہ فاش غلطی نہ ہوتی۔ پھر آپ نے انجیل یوحنا کے باب اول آیت ۱۹ کی طرف توجہ دلائی ہے اور لکھا ہے کہ "جسوقت لاویوں نے دریافت کیا ہے کہ کیا تو الیاس ہے تو کس شد و مد سے انکار کیا ہے"۔ حضرت مجھسے سنئے۔ ملاکی نبی کی کتاب کے چوتھے باب کی پانچویں آیت ہے کہ "دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں الیاہ نبی کو تمہارے پاس بھیجونگا"۔ پھر انجیل متی کے باب ۱۱ کی تیرھویں و چودھویں آیت میں اس وعدہ کے پورا ہونے کا ذکر اسطرح ہے۔ "کیونکہ سب نبی اور توریت نے یوحنا کے وقت تک آگے کی خبر دی اور الیاس جو آنیوالا تھا یہی ہے چاہو تو قبول کرو۔ جس کسی کے کان سننے کے ہوں سنے"۔ اسیطرح اور چند موقعوں پر یوحنا کو الیاس بیان کیا گیا ہے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ان کندذہن بلید الطبع لوگوں کو جو نزول عیسیٰ کے معنی نہیں سمجھ سکے تھے جہاں اور مختلف قسم کے دلائل و براہین سے سمجھایا ہے وہاں ایک یہ بات بھی بیان فرمائی ہے کہ جو دھوکا اب تمکو ہوا ہے اس دھوکہ میں مسیح موسوی کے زمانہ میں بھی لوگ مبتلا ہوچکے ہیں اور وہ الیاس کے دوبارہ نزول کے مطلب کو نہیں سمجھ سکے تھے مگر مسیح موسوی کے زمانہ میں اگر لوگ اس دھوکہ میں مبتلا ہوئے تھے تو کسیقدر معذور بھی تھے لیکن تمہارے لئے تو اون کی پہلی ایک نظیر بھی موجود ہے۔ معترض صاحب کو یہ بھی خبر نہیں کہ یہ ثبوت کس قسم کا ہے اور کس دعوے کی صداقت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اچھا جناب! اب آپ اپنی آیت ۱۹ پر غور کیجئے۔ انجیل میں ۱۹۔ آیت باب اول یوحنا میں لکھا ہے "اور یوحنا کی گواہی یہ تھی۔ جبکہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اوس سے پوچھیں کہ تو کون ہے" پھر آگے آیت ۲۱ میں ہے "تب انہوں نے اوس سے پوچھا کیا تو الیاس ہے اوس نے کہا میں نہیں ہوں" یعنی یوحنا اس بات کی گواہی دیتا ہے یا اس واقعہ کو روایت کرتا ہے۔ کہ کاہنوں اور لاویوں کے سوال پر مسیح نے کہا کہ میں الیاس نہیں ہوں۔ اب یہ تو فرمایئے کہ امام علیہ السلام نے یہ کب کہا ہے کہ مسیح ہی دراصل الیاس تھا۔ آپ کو جب اردو کی ضمائر سمجھنے میں غلطی ہوتی ہے کہ اوسکی ضمیر مسیح کیطرف راجع ہے یا یوحنا کیطرف۔ تو بھلا آپ سے کیا امید رکھی جائے۔ کہ آپ عربی کے معانی صاف سچے سمجھ سکتے ہیں۔ باقی یہ کہ ہم ان کتابوں کو یہ کب کہتے ہیں کہ ان میں تحریف و تبدیل نہیں ہوئی مگر تحریف و تبدیل میں یہ بھی تو ممکن ہے کہ بعض باتیں اصلی بھی رہگئی ہوں انہی بنا پر تو آپ کے علماء ق

مفید مطلب ہوتی ہوں ہم

ان کتابوں سے ثبوت پیش کرتے آئے ہیں اور بالخصوص آپ کے مفسرین نے تو ان کتابوں ہی سے نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کی بالکل غلط اور من گھڑت کہانیوں سے بقدر کام لیا ہے کہ تفاسیر کا ایک معقول حصہ انہیں اسرائیلی کہانیوں سے لبریز ہے۔ آپکے پیشوا نواب صدیق حسن خانصاحب نے بھی اکثر موقعوں پر دق ہو ہوکر اپنی تفسیر ترجمان القرآن میں مفسرین کو اس حرکت پر لتاڑا ہے۔ ہمارے امام نے تو اس واقعہ کو محض تائیدی گواہ کے طور پر پیش کیا ہے نہ یہ کہ بس اسی پر دار و مدار ہے۔ آگے آپنے لا معلوم کیوں یہ آیت لکھی ہے۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ مگر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ حق بات حق کی مخالفت کرنیوالوں کی زبان سے بھی نکل جاتی ہے دیکھئے آپنے اپنے حق میں خود اس آیت کو پیش کیا کیونکہ آپکے مشہور مولویوں کا یہ مذہب ہے انی متوفیک ورافعک الی کے مین تقدیم و تاخیر ہے معنی یہ ہوئے کہ میں تجھکو اٹھانیوالا ہوں اور کافروں سے صاف و پاک کرنیوالا ہوں اور مارنیوالا ہوں تجھکو آسمان سے اتارکر جیساکہ الفتح الربانی میں لکھا ہے تحت قولہ متوفیک قال الفراء فی الکلم تقدیم و تاخیر تقدیرہ انی رافعک و مطہرک من الذین کفروا و متوفیک بعد انزالک من السماء۔ اب ذرا ایمان سے کہئے مذکورہ بالا اعتقاد رکھنے والے یحرفون الکلم عن مواضعہ کے مصداق ہوئے یا نہیں۔ اسی صفحہ کے دوسرے نصف کالم تک آپ نے مسئلہ بروز کا ذکر کیا ہے اور کہیں فرمایا ہے "خدا یا د رکھنا بھول گیا خدا کو تمہارے زمانہ کے آدمیوں کو دھوکہ دینا منظور تھا وغیرہ"۔ اگر مسئلہ بروز کی حقیقت سے آپ قطعی نابلد اور محض ناواقف ہیں تو صوفیائے کرام کی تصانیف اور علماء دین کی کتابوں میں اسکی تلاش کیجئے ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر القرآن۔ اقتباس الانوار اور کشف المحجوب کو دیکھئے کہ بزرگان دین نے نزول مسیح کو بروزی مانا ہے آپ کو بوجہ اپنی ناواقفیت کے صرف اس لئے دھوکہ لگا ہے کہ آپ لفظ نزول کی حقیقت سے بھی ناآشنا ہیں۔ آپکے مولوی ثناء اللہ صاحب تو بمقابلہ مولوی نظام الدین صاحب مباحثہ امرتسر میں یہ کہہ چکے ہیں منزل من اللہ مسیح کا قرآن و حدیث میں ہرگز ذکر نہیں اگر آپ چاہیں گے تو میں انشاء اللہ تعالےٰ نزول و بروز کے مسئلہ کو اچھی طرح آپکو سمجھا دونگا باقی یہ کہ خدا نے دھوکہ دیا اور خدا ایسے سمجھاتا ویسی سمجھاتا تو دھوکہ نہ لگتا۔ وغیرہ باتیں بالکل ویسی ہی ہیں جیسے ہمارے نبی محترم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہود و نصاریٰ نے کی ہیں۔ اگر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آپکی والدہ اور والد اور شہر وغیرہ سب پتے خدا پہلی کتابوں میں بیان فرما دیتا تو یہود و نصاریٰ کی گمراہ نہ ہوتے مگر خدا کو

کی قدیمی سنّت ہے کہ وہ اخبار آئندہ ہمیشہ استعارات کے
رنگ میں اسطور سے بیان فرماتا ہے کہ ایک شک کا پہلو
بھی ضرور شامل ہے۔ یہ تو نہایت صاف اور صریح باتیں
تہیں افسوس آپ نے عجلت اور تعصب سے کام لیا کشمیر
کے دارالسلطنت سری نگر کے محلہ خان یار میں حضرت
عیسٰے علیہ السلام کی قبر ہونے کا ثبوت اگر دیکھنا ہو تو حضرت
امام زمان علیہ السلام کی کتاب راز حقیقت وغیرہ
ملاحظہ فرمائیے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہے تو زبان ہائے
قرآن، حدیث اور تاریخ سب قسم کے ثبوت کافی طور سے
آپ کو ملینگے۔ میں اسبات سے خوب واقف ہوں کہ آپنے
حضرت اقدس علیہ السلام کی اپنی دعاوی کے متعلق کوئی
کتاب نہیں دیکھی اور آپ کا مضمون میرے قول کا شاہد
ہے۔ یہ بڑی بے انصافی اور کج فہمی کی بات ہے۔
کہ کسی مخالف کے عقیدہ اور مذہب کو اوس کی تصنیفات
کے ذریعہ سے پورے طور پر معلوم نہ کیا جائے۔ اور
محض سنائی باتوں پر اعتراض شروع کر دیئے جائیں۔
آپ شہادت القرآن۔ تذکرۃ الشہادتین۔ آئینہ کمالات
اسلام۔ ازالہ اوہام وغیرہ اول ملاحظہ فرمائیں اور
پھر لب ہلائیں ورنہ اسی طرح آپ کو ٹھوکریں کھانی پڑینگی
اور ایک مامور من اللہ امام وقت کی شناخت سے محروم
رہکر آپ حدیث من لم یعرف امام زمانہ فقد
مات میتۃ الجاھلیۃ کے مصداق ہو جائینگے۔
پھر آپ نے لفظ ابن مریم کے متعلق لکھا ہے۔ اور یہانتک
جوش دکھایا ہے کہ آپ لکھتے ہیں "وہ اگر اسپر بھی کوئی شبہ
وشک کرے تو قیامت کے دن کی جواب دہی کو سمجھ لے
اللہ و رسول ایکطرف ہونگے کہ ہمنے اور ہمارے رسول
نے تو ابن مریم بتلایا ہے .... اسوقت ہم بھی
آپ کو سوسلام کرینگے کہ مرزائی صاحبان جواب دیجیئے
گا۔" مجھکو اسوقت یہود کا قول یاد آگیا کہ وہ کہتے ہیں
کہ جیسے جب مسیح کے نہ ماننے پر قیامت میں سوال
ہوگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کہولکر اللہ تعالٰے کے سامنے
رکھدینگے کہ تونے تو بتایا تھا کہ اول الیاس آئیگا اوسکے
بعد مسیح آئیگا مگر الیاس کے آنیسے پہلے مسیح آیا اسلئے
ہمنے اسکو نہیں مانا پس اگر قیامت کے دن وہ یہودی
اسطرح بچ جاینگے تو بیشک آپ بھی بچ جائینگے۔
ورنہ مامور من اللہ کی شناخت نہ کرنے اور مدعی کے
دعوے کی طرف توجہ نہ کرنیکی سزا جو رسول پاک نے بتائی
ہے اوس کے موافق آپ کی جو حالت ہوگی غور کر لیجئے۔
ایحضرت! یہ تو بڑی بیوقوفی کی بات ہے کہ حدیثوں
میں ابن مریم نام دیکھکر آپ کو دھوکا ہوا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔ کہ توریت میں میرا نام
احید ہے اور زبور میں میرا نام ماحی ہے اور انجیل میں
میرا نام احمد لکھا ہے۔ حالانکہ حضرت کا نام جو ماں باپ
نے رکھا تھا وہ محمد تھا۔ ان تینوں ناموں میں
سے ایک نام بھی قبل نبوت آپکا نہیں تھا۔ پیشگوئیوں

میں جو نام بتائے جاتے ہیں وہ آسمانی نام ہوتے ہیں جو
خدا اپنی حکمت سے خود رکھتا ہے۔ اون کو زمینی ناموں یعنی
ماں باپ کے رکھے ہوئے ناموں سے تعلق لازمی نہیں ہوتا
پھر یہ بھی تو ممکن ہے کہ کسی عورت کا نام مریم ہو اور اوسکے
بیٹے کا نام عیسٰے رکھا جائے تو کیا اوسکو عیسٰے بن مریم
نہیں کہا جا سکتا علاوہ ازیں ابن مریم کے حقیقی معنی
لینے پر آپ کیوں زور دیتے ہیں قرآن شریف کے محاورہ
کو دیکھئے ابن السبیل مسافر کو کہا جاتا ہے حالانکہ لغوی
معنی ابن السبیل کے راستہ کا بیٹا ہیں تو کیا آپ ہر ایک مسافر
کو راستہ کا حقیقی بیٹا سمجھتے ہیں؟ - یا یوں سمجھئے کہ ہمارے
رسول اکرم کو کفار ابن ابی کبشہ کے نام سے پکارتے تھے
تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ کفار ہمارے حضرت صلعم کو ابی
کبشہ کا حقیقی بیٹا سمجھتے تھے؟ نہیں بلکہ صرف اسوجہ سے
کہتے تھے کہ ابی کبشہ عرب میں ایک موحد شخص گذرا تھا اور
ہمارے حضرت صلعم بھی توحید ہی کا وعظ کہتے تھے
اسلئے کفار نے ابی کبشہ سے آپ کو نسبت دی۔ حکیم
صاحب! یہی تو مسئلہ بروز کی حقیقت ہے پھر آگے آپ
دجال کا ذکر کرتے ہیں اسکے لئے صرف عمران بن حصین کی
حدیث کافی ہے۔ قال سمعت رسول اللہ صلعم
یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر
من الدجال رواہ مسلم ایضا قال اللہ تعالٰے
لخلق السمٰوات والارض اکبر من خلق الناس
قال البغوی فی تفسیرہ الناس الدجال۔
ظاہر ہے کہ اسلام کیلئے زمانہ موجودہ کا دجالی فتنہ اسقدر
عظیم الشان ہے کہ کوئی تاریخ کسی زمانہ میں اسکی نظیر
نہیں بتا سکتی اور الناس الدجال سے وحدت شخصی
بھی دجال کی رد ہو گئی۔ پھر آپ فضول دو چار جملے لکھکر آیت
قد خلت من قبلہ الرسل کے متعلق فرماتے ہیں کہ "یہ آیۃ
عام ہے مگر بل رفعہ اللہ نے اونکو خاص کر لیا یعنی
عام میں سے خاص کئے گئے"۔ سبحان اللہ! آپکے
خاص اور عام کا کیا کہنا! بل رفعہ اللہ الیہ کو آیت قد
خلت من قبلہ الرسل سے تعلق کیا؟ دراصل بات
یہ ہے کہ یہود نامسعود کی حضرت عیسٰے علیہ پر دو بڑی تہمتیں
تہیں ایک یہ کہ اون کی پیدائش نعوذ باللہ لعنتی ہے دوسری
یہ کہ اون کی موت بھی لعنتی ہوئی کیونکہ توریت کی شریعت کی
موافق جو شخص سولی دیا جاتا ہے اوس کی لعنتی موت ہوتی
ہے اور اوسکو خدا کیطرف رفع حاصل نہیں ہوتا (دیکھو استثنا
باب ۲۲ - آیت ۲۲ و ۲۳) اور ظاہر ہے کہ ملعون کی ضد مرفوع
ہے پس خدا تعالٰی نے ان دونو تہمتوں کا ایک ہی جگہ جواب
دیا ہے وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا
عظیماً ہ وقولھم انا قتلنا المسیح عیسی
ابن مریم رسول اللہ الخ۔ خلاصہ مطلب یہ کہ
نہ تو عیسٰے کی ناجائز پیدائش ہے اور نہ وہ صلیب پر مرے
یعنی وہ ملعون نہیں بلکہ اپنی موت سے مرکر مرفوع ہوئے
خدا تعالٰے نے بطور وعدہ کے فرمایا کہ اذ قال اللہ یا

عیسٰی انی متوفیک ورافعک الی یعنی اللہ تعالٰے
نے فرمایا اے عیسٰی میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور وفات
کے بعد تجھکو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ ان دونوں
وعدوں میں پہلے وعدے یعنی وفات کے وعدہ کو تو آیۃ
فلما توفیتنی میں پورا کیا اور دوسرے وعدہ کو اس
تیسری آیت بل رفعہ اللہ الیہ میں پورا کیا اور
اگر آیت بل رفعہ اللہ الیہ واقعی آیت قد خلت
کی خاص کرنیوالی ہے تو خدا تو فرماتا ہے یرفع اللہ الذین
امنوا منکم اور اسی طرح بہت سے مقامات پر رفع کا
لفظ استعمال ہوا ہے ہر جگہ زندہ مع جسم آسمان پر
اٹھائے جانے کے معنی تو آپ بھی نہیں لیتے چنانچہ آپ
کے مولوی اشرف علی جو آپ کے پیش رو ہیں اور جنکی علم و
فضل کی آپ نے پچھلے خط میں (جسکا جواب شائع ہو چکا
ہے) بڑی مدح سرائی کی ہے اپنی اوسی کتاب الخطاب الملیح
کے صفحہ میں ایک جگہ لکھتے ہیں "الیہ رفع بمعنی رفع درجہ
کے بھی مستعمل ہے اور بمعنی رفع روح جسکا حاصل موت ہے نیز
مستعمل ہے۔" دوسری جگہ اسی صفحہ میں لکھتے ہیں "وہ ہم
یہ کب کہتے ہیں کہ رفع روحانی میں اسکا استعمال نہیں آتا"
اب مہربانی فرماکر یہ تو بتا دیجئے کہ کہیں کسی ایک جگہ بھی رفع
کے معنی زندہ مع جسم آسمان پر اٹھا لے جانے کے لئے گئے ہیں
اگر ایک مثال بھی آپ نہ دے سکیں تو پھر آپ کو شرم کرنی
چاہیئے۔ پھر آپ تحریر کرتے ہیں کہ "جب اللہ تعالٰے مار کر اٹھاتا
تو حضرت عیسٰے کو اطمینان کیسے ہوتا یہودی بھی تو مارنا ہی
چاہتے تھے اور اللہ بھی مارے ہے تو خدا بھی منجملہ یہودیوں
کے ایک یہودی سمجھا گیا۔ یہودیوں کا منشاء بھی مار ڈالنے
ہی کا تھا اور خدا بھی مارتا ہی ہے تو فرق کیا ہوا جس سے
عیسٰے کو اطمینان ہوتا خدا سے ڈرو قیامت کے دن کی
حساب کا خوف کرو۔" میں نہیں خیال کر سکتا کہ اس مجنونانہ
کلام کا کیا مطلب ہے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ حضرت عیسٰی کا
اطمینان کیا چیز ہے۔ جس کے لئے خدا کو بھی یہودی بنایا
جاتا ہے اور قیامت کے دن سے ڈرایا جاتا ہے خدا تعالٰے
تو فرماتا ہے کہ کل نفس ذائقۃ الموت اور یہاں
نہایت شوخ چشمی دلیری اور گستاخی سے خدا کو یہودی
بنانے سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔ اے خدا ایسے بیوقوف
اور بے علم معترضین کو نیک توفیق دے۔ آمین۔
افسوس یہ نہ سمجھا کہ یہودی حضرت عیسٰے کو صلیب سے
مارنا چاہتے تھے خدا نے اون کو صلیبی موت سے بچایا
اور وہ اپنی موت سے مرے۔ اس ذرا سی صاف بات
کو بھی جو بیہودہ دماغ نہ سمجھ سکا اوس سے کیا امید ہو سکتی
ہے کہ حقائق و معارف قرآنیہ کو اچھی طرح سمجھ کر
دوسروں کو سمجھائیگا۔ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کی نسبت تو خدا تعالٰے کا یہ فرمان کہ واللہ
یعصمک من الناس اور ضرورت کے وقت آپکو
غار میں پناہ دی گئی اور پھر ۶۳ سال کی عمر میں آپکو
وفات دی گئی۔ حضرت عیسٰی کی نسبت تو ایسا وعدہ

بھی نہ تھا اور تھا تو یہ تھا انی متوفیک ورافعک الی
یعنی میں تجھے وفات دیکر مرفوع کرنیوالا ہوں تو قتل یا
مصلوب ہوکر ملعون نہیں ہوگا۔ پھر اگر خدا نے ان کو صلیب
سے بچاکر اور ۱۲۰ برس کی عمر عطا کرنے کے بعد وفات دیدی
تو محال کیا لازم آیا۔ اور معترض [illegible] کیوں
ہوئے۔ خدا تعالٰے خود قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ واوینا
ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین اس آیت میں خدا
تعالٰے نے گویا کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور بتا دیا ہے
کہ بعد صلیب کے واقعہ کے اونکو کشمیر میں پناہ دی گئی
مگر سمجھے وہ جسکو عقل سے بھی کچھ [illegible] حصہ ملا ہو یا
اللہ ہم کو اون لوگوں سے بچا جو یہ کہینگے لو کنا نسمع او
نعقل ما کنا فی اصحٰب السعیر۔ معترض صاحب
لکھتے ہیں کہ "وفات کا لفظ قرآن شریف میں تین معنوں
پر آیا ہے موت اور نیند اور بھر لینا" نیند یعنی نوم
چونکہ اخت الموت ہے اسلئے موت اور نیند تو
سمجھ میں آگیا کہ ایک ہی چیز ہے اور جہاں نیند کیلئے
وفات کا لفظ آیا ہے وہاں قرائن بھی موجود ہیں لہذا یہ
کہنا بالکل ٹھیک ہوا کہ جہاں توفی کا لفظ باب تفعل سے
آئے اور فاعل ذی روح مفعول ہو تو قبض روح کے
سوا اور کوئی معنے ہرگز نہیں ہو سکتے اور اس کے خلاف
آپ سر پٹک کر مر جائیں تو کوئی مثال ہرگز ہرگز پیش ہی
نہیں کر سکتے۔ چنانچہ نیند میں بھی محدود مدت کے
واسطے قبض روح ہوتا ہے نہ قبض جسم۔ ذرا یہ تو فرمائیے
کہ یہ بھرنا کیا چیز ہے؟ مٹکے میں جل بھرنا اور کیچڑ میں
کپڑے بھرنا وغیرہ جملوں میں لفظ بھرنا کا استعمال
تو آپ لوگوں سے بھی سنا گیا ہے مگر کسی آدمی کے چھت
پر چڑھنے یا چڑھانے کے لئے تو آجتک کبھی کسی سے
یہ نہیں سنا گیا کہ فلان آدمی بالاخانہ پر بھر گیا یا فلان
آدمی کو بالاخانہ پر بھر لیا وغیرہ۔ مہربانی فرماکر یہ ضرور
بتا دیجئے کہ یہ آپکے تیسرے معنی یعنی بھرنا کس زبان
کا لفظ ہے جس کے معنی جسد عنصری کے ساتھ آسمان
پر چڑھانے کے لئے جاتے ہیں اور یہ بھی فرمایئے کہ
وہ زبان کس ملک میں بولی جاتی ہے اور اس بھرنا والی
زبان کے دو چار فقرے بھی کسی الہامی زبان کی کتاب
سے نقل فرما دیجئے جن میں لفظ بھرنا مستعمل ہوا ہو۔
کیوں صاحب! یہ تو فرمائیے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے لئے توفی کے معنی بھرنا کیوں نہ لئے جائیں
جیسے خدا تعالٰے فرماتا ہے اما نرینک بعض الذی
نعدھم او نتوفینک [illegible]
[illegible] اور روز قیامت سے ڈرتے جو شخص [illegible]
کے محلہ خانیار میں مدفون ہوا اوسکو آپ آسمان پر
زندہ مع جسم عنصری پہنچا ہوا خیال کرتے ہیں [illegible]
نسبت تو اللہ تعالٰے یوں فرماتا [illegible]
یعیسی ابن مریم ء انت [illegible]
وامی الٰھین من دون [illegible]

پہلے ائمہ حدیث کو تو پیش نہ کیجے ذرا موجودہ مولویان اہلحدیث اور مخالفین امام علیہ السلام کی تو خبر لیجئے آپ لوگون کے مشہور لیڈر یعنی اخبار اہلحدیث کے اڈیٹر نے مقام موضع نجہ مین جو راست گوئی ظاہر کی تھی اوس کا حال مین ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم مین دیکھ چکا ہون آگے آپ لکھتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت **اول مین اور درمیان مین مہدی اور آخر حضرت عیسٰی پھر یہ امت کسطرح خراب ہے آپ مہدی مسعود اور مسیح موعود بنے بیٹھے گئے** ،، مین حیرت مین ہون کہ ایسے ناواقف صون کو اعتراض کرنے کا حوصلہ کسطرح ہوتا ہے کہ جن کو یہ بھی خبر نہین کہ اسلام مین بہت سے مہدی ہوئے ہین اور بہت سے مہدیون کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرین دی ہین - اسی طرح اس حدیث مین بھی مہدی عثمانی فاتح قسطنطنیہ مراد ہے حدیث لا مہدی الا عیسٰی کو معترض نے قطعی نظر انداز کر دیا ہے - یہ سب کچھ اسوجہ سے ہے کہ معترض صاحب کی معلومات کا دائرہ اسقدر تنگ ہے جیسے غنچہ یا دہن معشوق - جہان کوئی بات ذہن مین آتی ہے بے سوچے سمجھے لکھدیتے ہین اور لطف یہ کہ امام زمان کو روز حساب کی دہمکیان دیتے ہین اپنی خبر نہین لیتے ۔ ع

تو مردان میدان کجا دیدۂ
کہ بارِ پئے اسپ نشنیدۂ

پھر آپ لکھتے ہین دو اس مسئلہ بر دزی کی نسبت ،، **آپ امتحان و آزمائش بھی تحریر کرتے ہین** ،، مین حیران ہون کہ معترض صاحب کا اس فقرہ سے مطلب کیا ہے - اگر مسیح موعود علیہ السلام یا انکے کسی مرید کی کوئی کتاب لیکر اوس پر اعتراض کرتے تو مین اب اوس کتاب ہی مین دیکھ لیتا کہ یہ فقرہ کہان لکھا ہے اور کسطرح لکھا ہے مگر معترض صاحب کی سن گھڑت باتون کی کہانتک ذمہ داری کیجائے - اوس سے اگلا فقرہ ہے ،، **اللہ تعالٰی اپنے بندون کا امتحان لینا ہے یہ سراسر غلط ہے اللہ تعالٰی تو لعبد ایمان کے امتحان لینا ہے** ،، اس فقرہ کے ذیل مین اسی کی تائید مین بڑی لمبی چوڑی داستان لکھی گئی ہے بھلا کوئی پوچھے کہ اس سے ہم کو تعلق کیا اور آپ کی اس تکلیف فرمائی کا نتیجہ کیا ؟ - پھر آپ لکھتے ہین کہ دو **ہم کو اپنی مولویت ظاہر کرنی نہین ہے** ،، ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو مگر میرا جہانتک خیال ہے مولویت کے اظہار مین تو کوئی دقیقہ فروگذاشت کیا نہین گیا حتی کہ تا حسین خود ہی اپنے نام کے ساتھ مولوی وغیرہ کے خطابات لکھے ہین اور اپنے منہ میان مٹھو بنتے ہین - سچ یہ ہے کہ مولویت ظاہر کرنے کی کوشش تو بہت کی گئی مگر مولویت ثابت نہ ہو سکی - افسوس - اپنے مضمون کو آپ نے مسیلمہ کذاب کے ذکر پر ختم کیا ہے اوس کے دعوی نبوت کا ذکر نے اور اوس کے متعلق ایسی اہمل بے جوڑ باتین لکھی ہین کہ امیر خسرو کے ڈھکوسلے بھی مات کر دیئے ہین - مین کہتا ہون کہ حضرت اقدس کے رسالہ اربعین کو دیکھئے اور آیت لو تقول کی تفسیر کو اوس مین ملاحظہ کیجے آپ کو تمام جوابات نہایت معقول اور تسکین بخش اوس سے مل جائینگے - حضرت! ضد اور ہٹ دھرمی اچھی نہین ہوتی بلکہ سکون قلب کے ساتھ تمام تعصبانہ خیالات سے خالی ہو کر تحقیق کیجے اور اپنے دل سے خود ہی اول یہ سوال کیجے کہ اے شخص تو جو سنی سنائی باتون یا مرزا صاحب کے کسی مخالف مولوی کے ایک آدھ رسالہ کے دیکھ لینے پر اعتراض کرتا ہے تو نے خاص مرزا صاحب کی اپنی تصنیف کی ہوئی کسقدر کتابین دیکھی ہین ؟ آیا تو نے آئینہ کمالات اسلام اول سے آخر تک بغور پڑھی ہے یا دوسری کوئی اسی قسم کی کتاب دیکھی ہے یا نہین - جب آپ کا قلب [illegible] جواب نفی مین دے تو پھر آپ غیرت کو کام فرما کر مرزا صاحب کی تصانیف کے مطالعہ کے لئے تیار ہو جائین اور بعد مطالعہ اگر آپ اون کی غلطی پر پائین تو پھر اعتراض کرین اوسوقت آپ سے یقیناً ایسی فاحش غلطیان ہرگز سرزد نہ ہونگی اور آپ کے اعتراضات اسقدر قابل مضحکہ بھی نہ ہونگے - دیکھئے اب تو خدا حجت کر چکا مسیح موعود دنیا مین موجود ہے [illegible] ماننا ہو مان لے ورنہ سوا حسرت کچھ ہاتھ نہ آئیگا - طاعون ملک مین موجود ہے اور زلزلون نے تمام دنیا کو ہلا رکھا ہے جسکے کان سننے کے ہون سنے اور جسکی آنکھین دیکھنے کی ہون دیکھے - والسلام

راقم
عاجز ناتوان اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی

مدرسہ تعلیم الاسلام کیلئے توجہ بکار ہے

مدرسہ کی جدید عمارت کے لئے ایک کثیر رقم کی حاجت ہے یہہ روپیہ آخر قوم ہی نے ادا کرنا ہے پھر وہ کس موقع کی منتظر ہے یادگار کرمی کیلئے تجویز تھا کہ مدرسہ کی عمارت پختہ ہو جاوے اگر یادگار کرمی کے فنڈ مین کہین کوئی رقم جمع ہو چکی ہے تو وہ اب بلا توقف قادیان آجانی چاہئے - حضرت امام حجۃ الاسلام نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ اگر ہماری جماعت کا ہر فرد ایک ایک روپیہ بھی دے تو لاکہون جمع ہو سکتے ہین - پس کیا تم کر کے نہ دکہاؤگے ؟ بعض احباب نے مدرسہ کی خرید زمین کے متعلق بھی اپنی حیثیت موافق حصہ لیا ہے - منشی ہاشم علی صاحب سروال گرہ سے مجھے لکھتے ہین کہ وہ بیس روپیہ بھیجین گے - اگر ایک ہزار آدمی بھی ایسا عزم کر لین کہ وہ دوستون اور احباب سے بیس بیس روپیہ جمع کر کے بھیجدین تو بیس ہزار آجاوے - مگر یہہ نری خوش کن باتین اور تجویزین ہین وقت کچھ کر کے دکہلانے کا ہے مدرسہ کا تمام روپیہ ہمیشہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہئے -

زکوٰۃ فنڈ

زکوٰۃ کی ایک ایسی مد اسلام مین ہے کہ اگر اسکا باقاعدہ انتظام ہو تو اس مد سے بہت سے قومی کام پورے ہو سکتے ہین - چنانچہ پچھلے دنون جو تحریک مخدومی مولوی محمد علی صاحب نے زکوٰۃ کے متعلق کی تو اسکے ذریعہ کچھ رقم اس مد مین وصول ہوئی [illegible] مسلمون اور [illegible] مدرسہ کے متعلق اشخاص کو اس قابل قدر مدد دی گئی ہے - وہ بھائی جو صاحب نصاب ہین زکوٰۃ کا فرض [illegible] زکوٰۃ فنڈ قادیان [illegible] زکوٰۃ یہان [illegible] [illegible]

بک ڈپو مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کے متعلق ایک بک ڈپو کھولا گیا ہے جس مین تمام تعلیمی [illegible] مذہبی کتابین مل سکتی ہین [illegible] فہرست [illegible] گئی ہے [illegible] بک ڈپو قادیان کے نام [illegible]

آمدنی مدرسہ کی رسیدات

مدرسہ کی آمدنی کی رسیدات کیلئے پہلے یہ انتظام کیا گیا کہ وہ الحکم مین چھپ جایا کرین مگر یہ انتظام باقاعدہ نہ رہ سکا - اگرچہ جو لوگ روپیہ بھیجتے ہین انکی غرض کوئی نمود اور نمائش نہین ہوتی بلکہ وہ خالصتاً للہ بھیجتے ہین اور انہیں اس سے کوئی بحث نہین کہ وہ رسید الحکم مین چھپے یا نہ چھپے تاہم عام انتظام کے لحاظ سے رسیدات کا دیا جانا ضروری ہے - انہوں نے یہہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہر رقم کی رسید مدرسہ [illegible] دی جایا کریگی - آج تک کی بہت سی ہوئی رقوم جو اب تک شائع نہین ہو سکین وہ برابر پہنچ گئی ہین اور باقاعدہ مدرسہ کے خزانہ مین داخل ہو چکی ہین - آئندہ ہر شخص کو جدا رسید ملے گی اور ضرورت نہوگی کہ وہ الحکم مین چھپے یہ جدید عمل درآمد ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے بعد ہوگا اس سے پہلے کی رقوم رسید جاری ہو گی -

ڈاک کا جدید انتظام

خدا تعالٰی کے فضل و احسان کی قدر کرنے والی قوم ڈاکخانہ کے اجرا کو اپنے پیشوا اور امام کی سچائی کا ایک نشان سمجھتی ہے اور قادیان کے ڈاکخانہ سے اسے خاص تعلق اور محبت ہے اسلئے کہ قادیان کے تعلقات کا بہت بڑا ذریعہ قادیان کا ڈاکخانہ ہی ہے جو سلسلہ عالیہ کی خدمت کیلئے ہر وقت آمادہ ہے - مین امر تسر ڈویژن کے نیکدل سپرنٹنڈنٹ اور دوسرے ذمہ دار افسرون کا از بس ممنون ہون کہ وہ الحکم کی ان معروضات پر جو قادیان کے ڈاکخانہ کے متعلق وقتاً فوقتاً پیش کرتا ہے ہمیشہ توجہ لیتے ہین اور اوس کی تجویزون [illegible] درآمد [illegible] کو فائدہ پہونچاتے ہین [illegible] خلیفہ فضل حسین صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ صاحب اس ڈاکخانہ کی [illegible] اور کثرت کام سے خوب واقف ہو چکے تھے [illegible] امید موجودہ سپرنٹنڈنٹ صاحب [illegible] عملہ نے بھیجے ہے [illegible] سالگذشتہ مین [illegible] تجویز پیش کی تھی کہ قادیان سے [illegible] آمد و رفت بذریعہ یکہ ہوتی چاہئے -

[illegible] ایک تو ڈاک [illegible] دوسرے زاید ڈاکون کے [illegible] خانہ کو ایک معقول بچت ہوگی [illegible] تجویز پر صاحب سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات [illegible] اس لائن پر یکہ کی تجویز [illegible] پاس بھیجدی تھی اور مین [illegible] خوشی سے ظاہر کرتا ہون کہ وہ تجویز اس [illegible] ہے اور یکم اپریل ۱۹۰۶ء سے قادیان اور [illegible] کے درمیان ڈاک یکہ کے ذریعہ آیا جایا کریگی [illegible] صرف یہی فائدہ ہوگا کہ ڈاک وقت پر [illegible] بلکہ ہماری جماعت کو [illegible] نہین قادیان آتے وقت یکہ والون کی [illegible] جھک جھک سے نجات ملے گی - چونکہ اس [illegible] لائن کا انتظام اور اہتمام افسران ڈاکخانہ [illegible] اڈیٹر الحکم کو دیا ہے - اسطرح پر ایسے موقع [illegible] ہے کہ وہ اپنے بھائیون کو اس پہلو سے فائدہ پہونچا سکے - [illegible] متعلق [illegible] اگلی اشاعت مین شائع ہونگے انشاء اللہ العزیز اور یہ انتظام یکم اپریل سے عمل مین آئے گا -

میان احمد نور کا مقدمہ بلوہ

میان احمد نور کے مقدمہ کے متعلق صرف اسقدر لکھنا کافی ہے کہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور نے فریق ثانی کی نگرانی انکے خارج شدہ مقدمہ کے متعلق منظور کر کے مقدمہ کو جو انکے برخلاف تھا منتقل کر دیا تھا چونکہ برٹش [illegible] مین حصول انصاف کیلئے ہر شخص کو کافی موقع دیا گیا ہے میان نور احمد کو چیف کورٹ پنجاب مین [illegible] کرانا کہ انتقال بدون کسی درخواست کے ہوا تھا - تصفیہ [illegible] ۱۵ - مارچ ۱۹۰۶ء تاریخ تاریخی [illegible] تھی مگر چیف کورٹ [illegible] [illegible] تالی کارروائی کرنیسے [illegible]

کیا قوم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے؟

۔۔۔ سے سنتی مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قوم وہ توجہ نہیں کرتی جو اسے کرنی چاہیئے۔ گذشتہ دسمبر میں جب احباب جمع ہوئے تو میں نے ساری قوم سے متفق ہو کر اس مدرسہ کے بنیاد کی ضرورت کو محسوس کیا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر اس ضرورت کو محسوس کیا کہ اس جگہ اپنا کا بھیجنا چاہیئے۔ اور جب میں نے سب سے تو بھی کوشش کیا کہ بہت لوگ اپنے بچوں کو یہاں تعلیم کیلئے بھیجیں تو سب دوستوں نے عہد کیا کہ وہ اسبارے میں آئندہ پوری کوشش کرینگے اور جسقدر بچے تعلیم پانیکے قابل ہیں انکو یہاں بھیجیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ ان ارادوں نے اکثر حالتوں میں عملی رنگ نہیں پکڑا۔ ناظران مدرسہ کو جن باتوں کیطرف اسوقت توجہ دلائی گئی تھی بحمد اللہ وہ قریباً سب کی سب پوری ہو گئی ہیں۔ بعض احباب نے کہا کہ چھوٹے بچوں کے لئے انگریزی اکثر موجود رہنے چاہیئیں۔ اسکا انتظام بھی کر دیا گیا۔ اور اسوقت پانچ بچے ایسے ہیں جو کہ ڈاکٹر کی زیر نگرانی بورڈنگ ہوس میں رہتے ہیں۔ یعنے منشی ذوالفقار علی خانصاحب کے دو بچے۔ خلیفہ محمد حسین صاحب قریشی کا ایک لڑکا۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کا ایک لڑکا اور ملک مولا بخش صاحب قریشی گیلانی کا ایک لڑکا۔ بیشک ان احباب نے بہت ہمت سے کام لیا ہے مگر یہ قوم کا نہوانہ حصہ ہیں بعض احباب نے کہا کہ اس مدرسہ میں وظیفے نہیں ملتے اور یہ وجہ بھی طلباء کے یہاں شامل ہونے میں روک ہو رہی ہے سو وجہ بھی انتظام ہو گیا۔ اور اب یہاں اسی طرح طلباء کو وظائف ملیں گے جسطرح دوسرے سرکاری مدارس میں سو جنکو یہ روک پہلے تھی انہیں چاہیئے کہ اب شامل ہو جاویں۔ بعض نے کہا کہ یہاں غرباء اور زمینداروں کے بچوں کے لئے ٹھیک انتظام نہیں کیونکہ وہ لوگ نقدی نہیں دے سکتے اسکا انتظام یہ کیا گیا کہ وہ اگر چاہیں تو غلہ بھیج دیں یا اسکو وہاں فروخت کرکے اسکی قیمت بھیج دیں۔ کیونکہ یہ محض ایک خیال ہے کہ گھروں میں لڑکے رہیں تو انکا کچھہ خرچ نہیں ہوتا۔ آخر گھروں میں بھی تو کہاتے پیتے ہیں۔ ہاں صرف جنس کا فرق ہوگا مگر جنس جسطرح انکو دوسرے مدرسہ میں بیچ کر دینی پڑتی ہے۔ ایسے ہی یہاں دینی پڑے گی۔ غرضیکہ ہر طرح سے انتظام کیا گیا ہے مگر قوم نے ابھی تک عملی طور پر وہ توجہ نہیں کی جسکی امید تھی اور جسکو وعدے کئے گئے تھے۔ کسقدر قابل افسوس امر ہے کہ جماعت تو دن بدن بڑھ رہی ہے اور بہت ترقی کر رہی ہے مگر تعداد طلباء میں جو مدرسہ میں تعلیم پانے میں ترقی نظر نہیں آتی بلکہ صاحب انسپکٹر نے جہاں اس مرتبہ اس مدرسہ کی بہت امور میں تعریف کی ہے اسبات پر افسوس کیا ہے کہ سال گذشتہ کی نسبت تعداد طلباء میں دس کی کمی آگئی ہے۔ اگرچہ اسکی وجہ شاخ دینیات کا کھلنا ہی ہے مگر احمدی جماعت کے لئے یہ غیرت کا مقام ہے کہ جماعت کی ترقی کے ساتھ تعداد طلباء میں کوئی ترقی نہیں ہوئی جسقدر تعداد طلبا کی ۱۹۰۱ء میں تھی۔ آج پانچ سال بعد وہی تعداد یا اس سے بھی کچھہ کم موجود ہے۔ اسکی وجہ سوائے اسکے کچھہ نہیں کہ ہماری قوم نے ابھی تک اس مدرسہ کے فوائد کو نہیں سمجھا۔ اور اسبات کا انکو فکر نہیں کہ اسکے بعد انکے بچوں کو دنیا میں کیسے نمونے بننا چاہئیں۔ وعظ اور تعلیم کا اثر اسوقت تک کچھہ نہیں جبتک قوم کے افراد اسکا عمدہ نمونہ نہ دکھائیں گے سو اسکے لئے یہی راہ ہے کہ اپنے بچوں کو شروع سے اس مدرسہ میں بھیجیں تاکہ ان کی تعلیم اور تربیت شروع سے ہی ایسے رنگ میں ہو۔

میں مدرسہ کے متعلق بہت کچھہ کہنا چاہتا ہوں۔ عمارت کا بھی فکر ہے اور اور بھی بہت سے فکر ہیں۔ مگر جبتک پہلے قوم کو اس مدرسہ کے ساتھہ ایسی دلچسپی اور تعلق پیدا نہ ہوئے کہ وہ اپنے بچوں کو اس مدرسہ کے ہوتے ہوئے دوسری جگہ تعلیم دلانا گوارا نہ کر سکیں اسوقت تک کوئی تحریک کرنا فضول ہے۔ جس قوم نے ابھی تک عملی رنگ میں مدرسہ کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا اور اس سے تعلق پیدا نہیں کیا اس سے تیس ہزار روپیہ عمارت کا خرچ کس طرح طلب کیا جائے۔ ہاں پہلے ضرورت کو محسوس کر لینگے تو پھر تیس ہزار نہیں تیس لاکھہ بھی جمع ہو جانا کچھہ مشکل امر نہیں۔ اے خدا تو ہی ہمارے بھائیوں کے دل میں اسبات کو ڈال اور ان کے دلوں میں پورا جوش اسکے متعلق پیدا کر۔ آمین۔

افسوس کہ تین لاکھہ کی قوم میں پانچ چھہ سو بورڈر بھی نظر نہیں آتے بلکہ پچاس ساٹھہ تک پہونچنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ میں تو لکھتا لکھتا نہ تھکونگا آخر کبھی تو قوم اسطرف توجہ کرے گی کہ ان کے بچوں کے لئے ان کے مسیح کے زیر سایہ رہ کر تعلیم حاصل کرنا کسقدر ضروری ہے۔ اگر یہی ضرورت ہے کہ کوئی شخص بار بار لکھتا جائے تو میں لکھتا جاؤنگا اور منتظر ہونگا کہ وہ وقت خدا کب لاتا ہے جب قوم میں اس مدرسہ کے متعلق پورا پورا جوش پیدا ہو۔

نوٹ۔ یاد رہے کہ مدرسہ کے متعلق کل خط و کتابت ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ نہ کسی اور پتہ پر۔

(محمد علی)

اہل سنت و جماعت توجہ سے پڑھیں

"احمدی۔ غیر احمدی میں فرق"

آج کل اکثر مسلمان یہ سوال کرتے ہیں کہ سوائے مسئلہ وفات مسیح کے ہم میں اور تم میں کیا فرق ہے اور حضرت امام الزمان علیہ السلام نے تمہارے عقائد کی کیا اصلاح کی۔ اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دسمبر کی تقریر میں فرما دیا اور مکرمی معظمی مولانا محمد علی صاحب ایدہ اللہ بروح القدس نے اپنے خط میں (جو ایڈیٹر صاحب وطن کے نام ہے) بہت سا حصہ بیان کر دیا۔ اب نیاز مند اہل سنت و جماعت کی مشہور درسی کتاب شرح عقائد نسفی سے ان کا عقیدہ نقل کرکے شرم دلاتا ہے کہ خدارا ایسی کتابوں کو طالبعلموں کے نصاب میں رکھکر ستم نہ کیجئے:۔ کیونکہ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ایسے بودے دلائل دیئے ہیں کہ خواہ مخواہ انسان کو دہریہ بناتی ہیں۔ اور اگر یہ والا عقیدہ تسلیم کرنا پڑتا ہے میں اس بات کا ثبوت کسی دوسری اشاعت میں دونگا۔ فی الحال مجھے انبیاء علیہ السلام کی عصمت کی نسبت کچھہ عرض کرنا ہے دیکھیئے شرح عقائد نسفی والا لکھتا ہے کہ:۔ وفی عصمتھم عن سائر الذنوب تفصیلٌ وھو انھم معصومون عن الکفر قبل الوحی وبعدہ بالاجماع وکذا عن تعمد الکبائر عند الجمھور (کہ وہ وحی سے قبل جھوٹ کے سوا باقی تمام گناہوں سے بچے رہتے ہیں مگر یاد رہے کہ کفر سے تو وحی کے قبل و بعد معصوم رہینگے بالاجماع اور کبیرہ گناہوں کے جان بوجھکر کرنے سے (اَمّا الصغائر فیجوز عمداً عند الجمھور۔ (مگر صغیرے گناہ تو جان بوجھہ کر کر لینے عند الجمہور جائز ہیں) پھر آگے چلکر لکھتا ہے ھذا کلہ بعد الوحی یعنے یہ سب حکم وحی کے بعد ہے یعنی انبیاء وحی کے نزول سے بعد کبیرہ گناہ عمداً نہیں کرتے ہاں سہواً کر سکتے ہیں (چنانچہ لکھتا ہے اما سھواً فجوزہ الاکثرون) اور صغیرہ گناہ تو انبیاء نزول وحی کے بعد عمداً بھی کر سکتے ہیں (اس عقیدہ سے خدا کی پناہ) اے ناظرین یہ اہل سنت و جماعت فرقہ ناجیہ کا عقیدہ ہے اب قبل وحی کی نسبت سنئے و اَمّا قبلہٗ فلا دلیل علٰی امتناع صدور الکبیرۃ۔ کہ وحی سے پہلے انبیاء سے کبیرہ گناہ کا صادر ہونا ممنوع نہیں اور نہ اسپر کوئی دلیل ہے گویا رسالت و نبوت جیسا معزز عہدہ کبیرے گناہ کرنے والوں کو بھی مل سکتا ہے۔ اور بلا۔ اور پھر وحی ایسی معمولی بات ہے کہ وہ جبپر نازل ہوتی ہے اس سے صغیرے گناہ عمداً اور کبیرے سہواً صادر ہو جاتے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ پیارے بھائیو! یہ عبارت پڑھکر میں تو خاموش ہو گیا۔ ایک معتبر کتاب اور پھر ایسی جسے انجمن نعمانیہ نے بھی اپنے نصاب میں شامل کر رکھا ہے اور اسمیں اس قسم کے عقیدے۔ ہم غیر مسلموں کو کیا مونہہ دکھائیں۔ جبکہ وہ شرح مواقف (عقائد کی مشہور کتاب) سے ہی یہ عبارت دکھا دیں لا دلالۃ علی امتناع الکبیرۃ قبل البعثۃ ولا حکم للعقل بامتناعھا ولا دلالۃ سمعیۃ علیہ (بعثت سے پہلے کبیرہ کے امتناع پر کوئی دلالت نہیں اور نہ اسکے امتناع کا عقل حکم کرتی ہے (اس عقل پر خدا کی مار) اور نہ کوئی اسپر سمعی دلیل ہے (قرآن مجید پر عدم تدبر کا نتیجہ) اور کفایہ والے حضرت کہتے ہیں عند عامۃ اصحابنا رحمھم اللہ یجوز منھم الکبیرۃ نادراً (اہل پیغمبروں سے کبیرہ گناہ کبھی کبھار جائز ہے)۔

میں حیران ہوں کہ ایک نبی اور امتی میں کیا وجہ فرق رہ گیا۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کئی ایسے نے عمر بھر کبیرہ گناہ نہیں کیا۔ اور صغیرہ سے۔ عقائد کی تردید کرنے کی میں ضرورت نہیں دیکھتا عصمت انبیاء پر ریویو میں کافی بحث ہو چکی ہے اور قرآن سے ثابت کیا جا چکا ہے کہ خدا کے فرستادے روز پیدائش سے تا دم آخریں گناہوں سے بچے رہتے ہیں اور انہیں گناہوں پر غالب آنیکی قوت دیجاتی ہے وہ عمداً صغیرہ گناہ بھی نہیں کرتے۔

پھر افسوس تو یہ ہے کہ اسی عقائد کی کتاب پر بھی ان مسلمانوں کا عمل نہیں اسمیں تو لکھا ہے۔ افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق کہ ہمارے نبی کے بعد سب لوگوں میں سے افضل ابوبکر صدیق رض ہیں۔ پھر لکھتا ہے لابد من تخصیص عیسیٰ عم (یعنی آنے والے عیسیٰ کی تخصیص ضروری ہے) (یعنی وہ مسیح موعود ابوبکر سے بھی افضل ہے۔ اور ابوبکر رض تو بالاتفاق امام حسین علیہ السلام سے افضل ہیں پس مسیح موعود۔ تمام سے اور بالخصوص امام حسین رض سے افضل ہوئے۔ باقی یہ ثابت کر رکھا گیا کہ حضرۃ مرزا صاحب مکرم وہی مسیح موعود ہیں۔ میرا مطلب اس عبارۃ کی نقل کرنے سے یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کا یہ اعتراض کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے افضل بنتے ہیں۔ صولاغلط ہے:۔ پھر دیکھئے۔ ثم الاجماع علیٰ ان نصب الامام واجب (اس بات پر اجماع ہے کہ امام کا مقرر کرنا واجب ہے) لقولہ علیہ السلام من مات ولم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ (جو مر جائے بحالیکہ اپنے زمانے کے امام کی معرفت حاصل نکرے تو وہ جاہلیت کی موت مرا) یہ دلیل اس بات پر تو ہو نہیں سکتی کہ امام کو لوگ خود مقرر کر لیں بلکہ پہر ہے کہ خدا تعالیٰ امام مقرر کر دیتا ہے ضرور ہر زمانے میں خلقت پر اسکو پہچاننا واجب ہے۔ افسوس کہ اس زمانہ کے لوگ مطلق امام کی تلاش نہیں کرتے وہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے میں تمہارا امام ہوں اور یہ ایسے غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں" بحالیکہ اسی کتاب میں ہے:۔ عند فساد الزمان واختلاف الآراء واستیلاء الظلمۃ احتیاج الناس الی الامام اشد۔ (زمانہ کے فساد اور راؤں کے اختلاف اور ظلمت کے استیلاء کے وقت امام کی سخت ضرورت ہوتی ہے) اے حضرات کیا یہ ایسا ہی زمانہ نہیں اگر ہے تو پھر بوجود ضرورت حقہ کے کوئی امام کیوں مبعوث نہ ہوا؟ پیارے بھائیو!